یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۷ تاریخ (رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴) کو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر
واولٰئک ھم المفلحون

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء

نمبر ۱۲ | جلد ۷

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بہ اہتمام ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا

فہرست مضامین

قیمت سالانہ
عوام سے عہ طلباء سے عہ غیر ممالک سے عہ
لی جاتی ہے

بہ اہتمام مینیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر چوہدری عبد السلام پبلشر کے حکم سے مینیجر رسالہ نے قادیان سے شایع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء

"ہم فتحیاب کیونکر ہو سکتے ہیں؟"

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ انسان کے دلی عقائد اور اندرونی اخلاق کا علم اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مصیبت میں مبتلا ہو یا انتہا درجہ کا خوش ہو۔ ہندوستان کے مدعیانِ اسلام میں بڑے بڑے علماء بڑے بڑے فضلاء موجود ہیں جنہیں دعوے ہے کہ ہم اسلام پر گھر بار لٹانے اور جان تک فدا کرنے پر تیار ہیں۔ بڑے بڑے نئی روشنی کے دلدادے ہیں جو قوم قوم پکارتے رہتے ہیں لیکن جب امتحان کا وقت آیا تو ان میں سے کئی لوگوں کے تقوی کی حقیقت کھل گئی۔ ان کا شاہزادہ مسیحیت و مہدویت کے نشانوں کے ساتھ مزیّن ہو کر آیا لیکن انھوں نے جو سلوک اسکے ساتھ کیا۔ اس سے واضح ہو گیا کہ یہ لوگ اگر کسی نبی کے زمانے میں ہوتے۔ تو اسکے ساتھ کیا سلوک کرتے۔ انکے قرآن دانی اور احادیث فہمی کے دعوے باطل ہو گئے۔ کشوف و الہام اور راس واندۂ آشکار اد غیب سے جو

تعلقات تھے۔ انکا پردہ اُٹھ گیا۔ اور سب پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ انکی حالت غایت درجہ قابلِ اصلاح ہے خیر یہ چند سالوں کی بات ہے۔ حال ہی میں جنگ بلقان نے بہت سی حقیقتوں سے پردہ براندازی کی اور ہمیں معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ اسلام کے بارے میں کیا عقائد رکھتے ہیں اور نبی اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کو خاتم الانبیاء اور شریعت اسلامی کو خاتم الادیان کن معنوں میں سمجھتے ہیں۔ اور ان کے اجتہادات دربارۂ دین کس قدر ناقص اور بودے ہیں۔ مفصلہ ذیل اقتباس سے کچھ حقیقت مشتے نمونہ از خروارے معلوم ہوگی۔

(۱) "قربانی سے مجاہدین بلقان کی امداد افضل ہے قربانی ایک واقعہ جاں نثاری کی یادگار ہے جس میں ایک پیغمبر نے خدا کی راہ میں جان ومال قربان کرکے صبر و استقلال کا عجیب و غریب نمونہ دکھایا قربانی کا گوشت پوست خدا تک نہیں پہنچتا خدا تک جو چیز پہنچنے والی ہے وہ صرف قربانی کرنیوالیکا تقویٰ ہے تقویٰ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں انسان پوری طرح مستقل رہے شرع میں مصلحت وقت کو بہر نوع ملحوظ رکھا جاتا ہے روزہ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے اور بجز بیمار و مسافر کے کوئی اسکو قضا نہیں کرسکتا۔ مگر روزے کے مہینے میں علماء نے عام فتوے دیدیا کہ مسلمان روزے نہ رکھیں۔ بلکہ جہاد کریں قربانی کا درجہ روزے سے اہم نہیں جو لوگ قربانی کرتے ہیں۔ انکا فرض ہونا چاہیئے کہ اس سال قربانی نہ کریں اور جو روپیہ اس طرح بچے۔ مجاہدین کی امداد میں بھیجیں۔" (ملخصاً ۱۳ر نومبر وکیل امرتسر)

(۲) "قربانی کو بعض علماء اہلحدیث نے واجب کہا ہے لیکن اکثر کے نزدیک سنت ہے اور امام شوکانیؒ نے عدم وجوب کو ترجیح دی ہے بالفرض اگر قربانی صاحب نصاب پر واجب بھی ہو جیسے بعض علماء احناف کا قول ہے۔ تب

بھی اعلاء امداد مجروحانِ ترک اسپر مقدم ہوگی۔ کیونکہ جہاد بالاموال والانفس فرض قطعی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ فرض قطعی سے واجب کا بہت کم درجہ ہے۔ بہرحال میں سب اہلحدیث بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ اس سال نہ قربانی کریں نہ نئے کپڑے بنائیں نہ زیب و زینت کریں نہ انعام تقسیم کریں۔"

(وحید الزمان نواب وقار نواز جنگ)

۳۔ جس حالت میں تقوٰے گوشت وخون یعنی جانوروں کے ذبح کرنیسے حاصل ہوسکے تو جانور ذبح کرنے چاہئیں لیکن جبکہ جانور ذبح کرنے سے اسراف و تبذیر ہوتا ہو۔ جو کہ خلاف تقوے ہے۔ تو ایسی صورت میں جانوروں کو ذبح کرنا ہرگز ہرگز جائز و درست نہیں۔ بلکہ بجائے جانور ذبح کرنیکے ان کی قیمت کے برابر نقد صدقہ کرنا واجب و فرض ہوتا ہے جو قربانیاں یوم الحج میں حاجی لوگ بعد فارغ ہونے حج کے کرتے ہیں۔ انکو گڑھوں اور کھائیوں میں دبا دیا جاتا ہے کسقدر خلاف تقوے ہے (محمد انشاء اللہ اہلِ قرآن لاہور)

۴۔ بیخ اسلام ہے خلافت روم ٭ جس کو گھیرے ہوئے ہیں دشمن شوم
جڑھ نہ ہو جب تو شاخ بھی معدوم ٭ ہوگئی جب ہماری جڑھ معدوم
پھر کہاں ہم کہاں کی قربانی
عید آتی ہے ہیں جو اہلِ نصاب ٭ اپنی قربانیوں کا کرکے حساب
دیں انہیں جو ہیں زخم سے بیتاب ٭ ایسے موقع ہیں شاذ اور کمیاب
ہوگی ہر سال یوں تو قربانی (پیسہ اخبار ۲۰ نومبر ۱۲ء)

۵۔ اب عید اضحٰی ہمارے سامنے ہے اور مناسب و درست رائے ہے۔ کہ قربانی کی قیمت اپنے مجاہد بھائیوں پر صرف کیجائے کیونکہ اگر قربانی چھوڑ دیجائے اور گوشت کھانے سے ایکدن باز رہیں تو کچھ گراں نہیں ہے کیونکہ جان و مال

سے جہاد کرنا **فرض حتمی** ہے۔ اور قربانی امام شافعی رحمۃ اللہ اور دوسرے اکثر ائمہ کے نزدیک **سنت** ہے اور ارادہ خیر کرنیوالے کو جائز ہے کہ اس سنت کی واجب سے تبدیلی کر دے۔ تاکہ اجر کبیر اور ثواب کثیر حاصل ہو۔" (السید ابوبکر ناظم مدرسہ العلوم بلدہ حیدر آباد)

۶۔ میں تمام اپنے مسلمان بھائیوں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ عید کے موقعہ پر وہ رنگ رلیاں نہ منائیں جو ایسے قومی تیوہاروں سے مخصوص ہیں۔ نفیس اور نئے کپڑوں سے ہمیں کیا خاک خوشی ہو سکتی ہے جب کہ ہمارا دل خون ہو رہا ہے اور خوشی جا چکی ہے۔ ہماری ہستی خطرہ میں ہے۔ ہم سب کے لئے مناسب ہے کہ بجائے خوشی کے ماتم کریں"۔ (شبلی نعمانی لکھنؤ)

۷۔ کیوں حج کے واسطے اسقدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور عید اضحیٰ پر اسقدر قربانیاں دینے کے لئے روپیہ اٹھایا جاتا ہے اسلئے حج صاحب استطاعت پر فرض ہے اور قربانی واجب مگر اسی وقت تک جب تک ترک اور عرب جو کہ حرمین شریفین کے محافظ اور چابی بردار ہیں اور ہم امن و امان کی صورت میں اپنی جانوں کی حفاظت دیکھ کر وہاں تک جا سکتے ہیں یا دوسروں کو بھیج سکتے ہیں۔ اسواسطے ہمیں سب سے مقدم اس بات کی ضرورت ہے کہ قبل اسکے کہ حج کے واسطے روپیہ خرچ کریں ترکوں اور عربوں کی حفاظت و بقا کے لئے جو کہ ہمارے فریضہ ادا کرنیکا وسیلہ ہیں حج کے خرچ سے بڑھکر امداد کریں لہذا امسال اگر نئے زرق برق کے لباسوں سیروں تفریحوں تحفہ تحائف عید و عیدیوں و قربانیوں وغیرہ جملہ اخراجات کا روپیہ مجروحین عساکر عثمانیہ کے واسطے مخصوص کر دیا جائے۔ تو اس سے بڑھکر اسوقت کار خیر نہیں ہو سکتا"۔ (وطن ۱۴ نومبر ۱۲ء)

۸۔ میں ندوۃ العلماء کے اس فتوے سے متفق ہوں۔ کہ موجودہ حالت پر خیال

کر کے قربانی کی بجائے انجمن ہلال احمر کو نقد روپیہ دیدینا جائز ہے۔ (مولانا شبلی)

۹- رحمدل بہنوں میں نہایت پُر درد الفاظ میں التجا کرتی ہوں کہ ہرگز ہرگز عید اضحی کی خوشی نہ کرو۔ اور جو روپیہ کہ اس تیوہار میں گھر گھر خوشیاں منانے اور عیدیں تقسیم کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ ترک بہادروں کی مرہم پٹی کے لئے دیدو یہ روپیہ بہت اچھی جگہ لگیگا۔ اور قربانی سے بڑھکر تم کو ثواب ہوگا۔

۱۰- میرا ارادہ نقدی دینے کا ہے۔ خدا قبول فرمائے (ثناء اللہ امرتسری)

۱۱- نماز اور روزہ اسوقت تک ہے جب تک کلمۂ توحید کو بقا ہے لیکن جب جڑھ خطرے میں ہو تو شاخیں قائم نہیں رہ سکتیں (ب) مسلمان یاد رکھیں کروہ ہندوستان میں ہوں یا چین میں انکی ملی عزت کا جو سدرمق باقی ہے وہ صرف خلافت قسطنطینیہ کی پولٹیکل ہستی کا نتیجہ ہے۔ جس دن یہ مرکز اپنی اصلی جگہ سے ہلا انکا حال بجنسہ وہی ہو جائیگا۔ جو آج یہود یونکا وہ دیکھ رہے ہیں۔ پھر انکے پاس دولت ہے ان کے پاس یہ بھی نہیں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ و باؤ بغضب من اللہ (ج) آج نماز اور حج سے بڑھکر ہمارا فرض ترکوں کی مدد ہے۔ (د) آج مسلمانوں کے لیئے اور نیک کام ہی کہاں باقی رہے ان کے لئے تو اسوقت صرف ایک ہی نیک کام ہے یعنے حفظ اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ (الہلال کلکتہ)

ناظرین کرام! یہ خلاصہ ہے ان آراء کا جو ہمارے علماء و فضلاء کے ایک گروہ نے مسئلہ بلقان کو حل کرنیکے لئے دیں اور میں اس نقل کفر کی معافی چاہتا ہوں۔ جو میں نے صرف یہ دکھانے کے لیئے پیش کیا ہے کہ آپ دیکھیں آجکل مسلمانوں کا قبلہ توجہ کیا ہے اور کس چیز کی عظمت ان کے قلوب میں ہے اور ان کے اجتہادات کس پایہ کے ہیں اور وہ کن باتوں میں اپنی دینی اور دنیوی ترقی سمجھتے ہیں میرے نزدیک تو ان انتخابات

کا خلاصہ یہ ہے کہ خدائے اسلام و خدائے محمدؐ ہمارے لئے کافی نہیں وہ خانہ کعبہ کا محافظ نہیں رہا جیسا کہ اس نے فرمایا اور بطور پیشگوئی فرمایا جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (المائدہ ع ۱۳) کہ جامع جمیع صفات کاملہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو عزت کا گھر اور شہر حرام اور قربانی و رسی والے جانوروں کو لوگوں کے امن کا سبب بنایا ہے اور یہ اسلئے کہ تا تم جانو اللہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ اور ہر شے کا علم رکھنے والا ہے اور اللہ شدید العقاب ہے وہ کعبہ کے دشمنوں کو سزا دے گا۔ وہ غفور رحیم ہے توبہ کرنے والوں کو بخشدیگا۔ بلکہ حرمین شریفین کی عزت و احترام اور حفاظت ترکوں کی ذات بابرکات سے ہے جو اسوقت خود دوچار ریاستوں سے تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور ایسی حالت میں ہو گئے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی امداد کے بغیر ان کا صفحہ ہستی پر زندہ رہنا محالات سے ہو گیا ہے پھر یہ کہ اگر ترک فتح پا سکتے ہیں۔ اور اسلامی عزت اسلامی شوکت قائم رہ سکتی ہے۔ تو صرف اس طریق سے کہ مسلمان شعار اسلام کو خیرباد کر دیں شعائر اللہ کی تعظیم چھوڑ دیں نماز۔ روزہ حج کو خیرباد یا کم از کم مؤخر کر کے اپنی تمام توجہ ترکوں کی امداد میں لگا دیں کیونکہ نماز اور روزہ اسوقت تک ہے جب تک ترکوں کا بقا ہے ترک اسلام کی جڑھ ہیں اور جب جڑھ خطرے میں ہو تو شاخیں قائم نہیں رہ سکتیں مسلمانوں کی عزت اللہ میں نہیں اللہ کے رسول میں نہیں ایمان میں نہیں جیسا کہ اسنے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ بلکہ وہ صرف خلافت قسطنطنیہ کی پولیٹیکل ہستی کا نتیجہ ہے جس دن یہ مرکز اپنی اصلی جگہ سے ہلا۔ ان کا حال بجنسہٖ وہی ہو گا جو آج یہودیوں کا وہ دیکھ رہے ہیں۔ برادران طریقت رفیقان ملت جی چاہتا ہے کہ دل کھولکر رو یا جائے ان اسلامی کھنڈرات پر اور کھل کر سیاپہ کر لیا جائے

ان ایمانی لاشوں پر یہ ہمارے رہنما ہیں اور یہ ہمارے رہبر جو جوش میں آکر وہ باتیں کہہ جاتے ہیں
جو کسی مسلمان کے منہ سے زیب نہیں دیتیں اور جن کے سننے کی توقع کسی اور صنف سے
ہو سکتی تھی بیشک ترک ہمارے بھائی ہیں آخر کنند دعوے حب پیمبرم۔ انکے زخموں کی
مرہم پٹی کے لئے وہ مال دینا جو عفو کے حکم میں ہے ایک نیکی ہے بشرطیکہ ان کو پہنچے لیکن
اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم قربانیاں چھوڑ دیں جن کو خدا تعالےٰ نے شعائر اللہ
سے فرمایا وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللهِ (الحج ع ۱۰) اور
مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ سے یہ ظاہر کر
دیا کہ شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے پس جو قربانی چھوڑتا ہے
اسکے دل میں تقوےٰ نہیں پھر میں کہتا ہوں جو قربانی چھوڑتا ہے اس میں اسلام نہیں۔
کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسے اسلام سے تعبیر فرمایا فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ
پھر میں کہتا ہوں جو قربانی چھوڑتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے مقرر کئے ہوئے نشان کو مٹاتا
ہے اور افسوس ہے کہ مسلم کہلا کر مٹاتا ہے فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِى الْاٰخِرِيْنَ

خدا تعالےٰ کے کلام کو اپنے قیاسی باتوں سے رد کرنا بڑی شوخی اور گستاخی ہے جو شیوہ
مومنانہ سے بالکل بعید ہے یہ عذر کہ جہاد فرض قطعی ہے اور قربانی سنت اسلئے ہم جہاد
کو مقدم کرتے ہیں اول تو یہ جہاد کا زمانہ ہی نہیں کیونکہ مسیح نازل ہو چکا و یضع الحرب
پر سب کا اتفاق ہے لیکن خیر اس سوال کو جانے دو اس بات کا جواب بتاؤ کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں جہاد فرض تھا یا نہیں اور یہ بھی امر مسلّم ہے یا نہیں کہ
اسوقت ابتداء میں مسلمان بہت کمزور تھے۔ اور ان پر جنگوں میں کئی موقعے ایسے آئے جن کا
نقشہ خدا کا بے عیب اور سچا کلام بغیر کسی مبالغہ کے ان الفاظ میں کھینچتا ہے اِذْ جَآءُوْكُمْ
مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ

الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللّٰهِ الظُّنُونَا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا (احزاب ۲۱) جب دشمن نے اوپر سے نیچے سے چڑھائی کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ دل حلق کو آ گئے۔ اور تم اللہ سے طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ اسوقت مومن ابتلاء میں ڈالے گئے اور سخت جنبش سے ہلائے گئے) مگر باوجود اسکے یہ حکم نہ تھا کہ قربانیاں بند کر دو۔ اور ان کی جگہ تیر و تلوار خرید کر جنگ میں جاؤ۔ ایمان سے کہنا کیا اسوقت ہمارا یہ حال ہے ہرگز نہیں ہم تو ایک پُرامن سلطنت کے نیچے مزے سے بیٹھے زندگی بسر کر رہے ہیں پھر یہ فتوٰے کیسا۔ دوم۔ اگر فرض کے لئے سنت کو ترک کرنیکا حکم ہے تو پھر ایک زمانہ آنیوالا ہے جو ہمارے علماء فتوے دیں کہ نماز کے فرائض ادا کر دئیے جائیں باقی سنن چھوڑ کر جہاد میں یہ وقت خرچ کیا جائے اور اسی طرح تمام نیکیوں اور بھلائیوں کو جو مستحب یا سنت ہیں خیرباد کہہ کر یعنے اسلام سے خاصے کورے ہو کر صرف یہ کام اپنے لئے رکھیں کہ لڑنا اور چندہ دینا اور تعجب یہ ہے کہ جن لوگوں کی حالت زار پر نظر کر کے شعائر اللہ کی تعظیم کو خیرباد کہنے کی ٹھانی گئی ہے ان کا شیخ الاسلام بذریعہ تار یہ فتوٰے بھیجتا ہے کہ قربانیوں کی بندش ناممکن ہے مگر ہند کے بعض مسلمان ہیں جو شاید اسلامی حکم کو چھوڑنے کے لئے پہلے ہی سے ایک بہانہ ڈھونڈ رہے تھے وہ صاف لفظوں میں بلا کسی خوف و خطر کے فتوے دے رہے ہیں کہ اگلی جانے والی قربانیاں پھر دیکھا جائیگا۔ اسوقت تو حج بھی ملتوی کر دینا چاہیئے تعجب ہے کہ یہ لوگ حضرت مرزا صاحب کے نبی اللہ کہلانے پر حالانکہ صحیح مسلم میں مسیح موعود کو یہ خطاب دیا گیا ہے۔ تو ایسے بھڑک اٹھتے ہیں کہ انہیں اور انکے ماننے والوں کو جان سے مار دینا کارِ ثواب سمجھتے حالانکہ اس نے باواز بلند سنایا۔ یک قدم دوری ازاں عالیجناب ؛ نزد ما کفر است حرمان و تباب مگر اب خود شریعت میں ترمیم و تنسیخ کر رہے ہیں اور ذرا انہیں جھجکتے کیا اسلام اسی کا نام ہے ؟ کہ قربانیاں نہ کریں اور اسکی وجہ بتائیں کہ علامہ ابن قیم نے جہاد کے دنوں میں

روزے چھوڑنیکا حکم دیا تھا حالانکہ جہاد کے ساتھ سفر لازم ہے۔ اور مسافر کو روزے رکھنے کا پہلے ہی حکم نہیں۔ بلکہ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کا ارشاد ہے پھر اسکی نظیر تو زمانہ نبوی میں پائی جاتی ہے لیکن یہ کہیں نہیں کہ قربانیوں کی بجائے روپے تصدق کر دیئے جائیں حتیٰ کہ فقہاء نے بھی ایسی اجازت نہیں دی جو قیاسات کو کام میں لانے کے عادی ہیں۔ ردمختار میں ہے فتجب التضحیۃ ای اراقۃ الدم عملاً یعنے خون بہانا واجب ہے۔ فتاوٰے عالمگیری میں لکھا ہے انھا لا یقوم غیرھا مقامھا فی الوقت حتی لو تصدق بعین الحیوان لم یجز (جانور بغیر ذبح کے دیا جائے تو بھی جائز نہیں) اور نہایہ میں ہے۔ فان تصدق بعینہ فی ایامہ فعلیہ مثلھا مکانھا لان الواجب علیہ اراقۃ الدم۔ چہ جائیکہ کتاب وسنت کوئی ایسی دلیل دینے کی جرأت کر سکے جس میں یہ تہدیدی حکم ہے کہ جو قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلّے کے پاس نہ پھٹکے من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا۔ یا یہ عذر نامعقول پیش کریں کہ خدا تک گوشت نہیں پہنچتا۔ بلکہ تقوے پہنچتا ہے کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ یہ تو سوختنی قربانیوں کی بندش کے جواب میں فرمایا جو قربانی کے گوشت کو آگ پر جلا کر راکھ کر دینا اور فقراء کو محروم رکھنا ضروری سمجھتے تھے تم یہ بتلاؤ کہ اس طرح پر تو ہر ایک رکن اسلام کو خیرباد کہا جا سکتا ہے نماز کی اصل غرض بھی فحشاء منکر سے رکنا یعنی تقوٰے ہے ان الصّلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر پس جب تقوٰے اور طریق سے حاصل ہو سکتا ہے تو اس اٹھک بیٹھک کی کیا ضرورت ہے۔ روزہ سے مراد تقوٰے ہے۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" پس کیوں خواہ مخواہ بھوکے اور پیاسے مریں جب ہم اپنے تقوٰے کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ حج کی علّت غائی بھی یہی ہے کہ تقوٰے حاصل ہو وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی اب کیا ضرورت ہے کہ گھر بار چھوڑ کر ایک ریگستانی علاقہ میں جائیں گھر بیٹھے ہی تقوٰے حاصل کریں۔ اور لیشھدوا منافع لھم کا منشاء تو آجکل بلاد یورپ کی سیر سے حل ہو سکتا ہے کیونکہ تمدن اسی طرف ہے۔ پھر کعبہ کی طرف

منہ کرکے نماز پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اسنے فرمادیا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اور ارشاد کیا لیس البرّان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب۔ غرض اگر اس اصل کو وقعت دیگئی کہ شرع میں مصلحت وقت کو بہر نوع ملحوظ رکھاجاتا ہے تو پھر دین کی خیر نہیں۔ اور اسکی قطع وبرید کے دن آگئے کاش یہ لوگ سوچتے کہ مصلحت وہی ہے جو خدا کا حکم ہے۔ ہمارا یہ اختیار نہیں کہ سالانہ کانفرنسیں کرکے دین میں ترمیم وتنسیخ کریں۔ اسلام خاتم الادیان اور اسکی کتاب خاتم الکتب ہے۔ جو جو ضرورتیں اور مجبوریاں نوع انسان کو قیامت تک پیش آنیوالی تھیں۔ انکا لحاظ رکھ لیا گیا ہے ما فرطنا فی الکتب من شیئ اس عالم الغیب کو معلوم تھا کہ حج کے موقعہ پر اتنی قربانیاں ہونیوالی ہیں کہ گوشت بڑھ جائیگا اور مسلمان اپنی نادانی سے اسے دبا دیا کرینگے اور اسے علم تھا کہ بقول نامہ نگار وطن کے "بیت اللہ کے محافظ وحاجی بردار جن کی ذات سے بخلاف پیشگوئیہائے قرآن مجید وآیت قیاما للناس۔ یعنے لوگ اس سے امن[ل] پاتے ہیں نہ کہ وہ لوگوں کے سبب سے امن کی جگہ ہے حج اور خانہ کعبہ کا قیام وابستہ ہے چار ریاستوں کے نرغے میں آجائینگے مگر اس نے پھر بھی یہ نہ فرمایا کہ قربانیو بجی بجائے نقد دیدیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسا فتوے دینے والے قربانی کی فلاسفی سے آگاہ نہیں۔ جب خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قوانین کی خلاف ورزی نقصان پہنچاتی اور بغیر ان طریقوں پر چلنے کے جو کسی دنیاوی چیز کے حصول کے لئے مقرر ہیں سو وہ چیز نہیں ملتی اور اور وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا تو پھر محال اور ناممکن ہے۔ اس دینی مقصد کا حصول کسی اور ذریعے سے۔ جو قربانی کے ذریعے خداوندگار عالم نے مقرر فرمایا ہے اس بات کو خوب ذہن نشین کرلو کہ جب ہم دنیا میں روز یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ جب کسی قانون الٰہی کی خلاف ورزی کریں یا کسی چیز کو ان اسباب کے ذریعے نہ چاہیں جن سے وہ چیز حاصل ہوتی ہے تو نتیجہ

[ل] یہ نکتہ غور کے قابل ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو ترکوں کو محافظ حرمین کہتے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کعبہ کا وجود محافظ ہے سب لوگوں کے لئے جو اسکے متولی ہوں نہ یہ کہ وہ لوگ اسکے محافظ ہونگے

ناکامی نکلتا ہے اسی طرح پر جو ایثار جو اسلام قربانی کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے وہ ہرگز ہرگز کسی اور طریق سے حاصل نہ ہو گا۔ اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ۔ دین اسلام کے دین فطرت ہونیکی بڑی بھاری دلیل بھی یہی ہے کہ حقیقی تقوے حقیقی نجات جو کل مذاہب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا بہترین و اقرب ترین و مجرب ترین طریق صرف اسلام میں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام کی تعلیم سے فیضیاب ہو کر ایسے مقاصد کے حصول کے زندہ نمونے ہر صدی میں موجود رہتے ہیں۔ تاکہ منکران اسلام پر حجت قاہرہ ہو سکیں آپ سورہ حج کے رکوع ۵ کو غور سے پڑھیں ولکل امۃ جعلنا منسکا فرما کر پہلے تو یہ بتایا کہ قربانی کی اصل ہر مذہب میں موجود ہے پھر اس نظارہ کو یاد دلا کر کہ کس طرح ایک جانور جس پر صرف تم ادنےٰ درجے پالنے یا قیمت سے خرید لینے کا حق رکھتے ہو۔ تمہارے آگے اپنے تمام قوےٰ رکھدیتا ہے اور تمہارے ہاتھ سے ذبح ہو جاتا ہے یہ نصیحت فرماتا ہے فالٰھکم الہ واحد فلہ اسلموا کہ تمہارا بھی ایک مالک ہے تمہارے تمام اعضا اور ان کی قوتوں کو اسی نے پیدا کیا ہے وہ نہ صرف تمہارے ذرّے ذرّے کا خالق ہے بلکہ ان کا رب بھی ہے پس تم بھی اسکے احکام کے آگے اسی طرح اپنی جان دیدو۔ اور اپنی تمام خواہشات و مرغوبات و محبوبات حتیٰ کہ اپنی جان کو بھی اسی کی راہ میں قربان کر دو ایسے لوگ مخبتین کہلائیں گے جن کے اوصاف یہ ہیں اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَالصّٰبِرِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَصَابَہُمۡ وَالۡمُقِیۡمِی الصَّلٰوۃِ ۙ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ کہ جب اللہ کا ذکر آجائے تو ان کے دل کانپ جائیں جو بپتا ان پر پڑے اس میں استقلال و استقامت سے کام لیں نماز پڑھتے رہیں اور اسے ہر پہلو سے قائم رکھیں اور جو اللہ نے دیا علم یا مال یا ہنر اس سے خرچ کرتے رہیں۔

اب یہ خشوع وخضوع یہ صبر واستقامت یہ قیام صلوٰۃ یہ انفاق فی سبیل اللہ کا جوش حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسلمانوں میں قربانیوں کا رواج نہ ہو کیونکہ اسکے لئے یہی طریق فرمایا مگر تعجب کہ ہمارے مسلمان کہلانے والے بھائی ان اوصاف کے حصول کے ایک ذریعہ وسبب حقیقی کو اڑانا چاہتے ہیں۔ کوئی شخص اگر یہ کہتا ہے کہ جب نتیجہ یہ ہے تو پھر اسی کو لینا چاہیئے تو اس کا قول ایسا ہی ہے جیسا کوئی سات منزلہ چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنے پر مصر ہو۔ اور یوں حماقت سے اپنی ٹانگ توڑے ممکن ہے۔ فوری جوش سے مغلوب ہو کر کوئی ایسا کام کرے لیکن اس کا انجام ضرور خراب ہوگا پھر میری روح سجدہ شکر بجا لا رہی ہے جناب الٰہی میں جب میں ورق الٹتے ہی اسی کے ساتھ اسکے کلام معجز نظام میں جنگ کا ذکر دیکھ رہا ہوں چنانچہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ جس سے صاف ثابت ہے کہ جنگ میں جان قربان کرنے کی پہلی روح در وان قربانیاں کرنا ہے اگر مسلمانوں میں اضحیۃ کا رواج نہ رہا تو ان میں کبھی وہ روح پیدا نہ ہو سکیگی جو انہیں میدان وغا میں کامیاب کرے ۔ ہے کوئی جو کلام حکیم میں تدبر کرے اور پھر ان باتوں سے توبہ کرے جو خلاف منشاء اسلام اسکے منہ سے نکلیں

یہ تو سب مانتے ہیں کہ صرف جنگ وجدال اسلام نہیں ہے کیونکہ اگر یہی اسلام ہے تو پھر تو بلگیریا اور مانٹی نیگرو اور سرویا والے بھی مسلم ہیں۔ اور اگر اسلام نام ہے قرآن کریم اور سنت نبی رؤف ورحیم پر چلنے کا اور تعظیم حرمات اللہ وشعائر اللہ کا تو جنگ سے پہلے ہمیں اپنے اسلام کی فکر کرنی چاہیئے اور ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو اسکے خلاف ہو۔ دیکھو یہ کہنا کہ کوئی عید نہ منائے عمدہ کپڑے نہ پہنے بلکہ سب ماتم کریں شریعت اسلامی کی ہتک ہے مسلم کہتے ہیں فرمانبردار کو۔ وہ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای

ومماتی للہ رب العلمین کہنے والا ہوتا ہے اسکا جینا مرنا اسکی خوشی اس کی غمی محض خدا کے لیئے ہوتی ہے اسکے نفس کا دخل نہیں ہوتا وہ نئے کپڑے پہنتا ہے۔ تو محض اسلئے کہ خدا کا حکم ہے وہ خوشی مناتا ہے تو صرف اس نقطۂ خیال سے کہ رسول اللہ نے ایسا فرمایا پس اب جو اپنے ذاتی معاملات کو درمیان میں لا کر اس حکم کے خلاف کرے تو وہ اپنی قومیت کو باطل کرتا ہے ہمیں فتح کی خوشی ہو سکتی ہے تو بحیثیت مسلم ہونے کے فاتح بننے سے لیکن جب اسلام ہی کو اپنے تنزل کا سبب قرار دے لیں تو پھر کوئی شکست کھائے تو ہماری بلا سے اور اگر فتح پائے تو ہمیں کیا؟ مسلمانوں کی موجودہ روش سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ترقی اور فتح میں خارج چند احکام اسلامیہ ہی تھے پس جونہی انکو چھوڑا مظفر و منصور ہوئے کیونکہ یہ مشورہ نہیں دیا گیا کہ آئے دن جو فیشنیبل سوٹ بنتے ہیں۔ ان میں کمی کی جائے یا کوٹھی کا فرنیچر ایک حد مناسب سے آگے نہ بڑھایا جاوے یا شادی و غمی کی رسوم پر جو خلاف حکم اللہ و خلاف حکم رسول خرچ ہوتا ہے۔ ان کو چھوڑ دیا جائے یا جھوٹی نمایش و عارضی شہرت کے لئے جو اخراجات ہیں۔ انکو مسلمان کم کردیں یا کم از کم شادیوں پر جو مجرے کرائے جاتے ہیں یا شراب کباب اڑتے ہیں ان سے توبہ کر لیجائے یا محرم کے تعزئے وغیرہ کے اخراجات نہ کیئے جائیں اور اتنا روپیہ ٹرکش ریلیف فنڈ میں دیا جائے۔ بلکہ کہا گیا تو یہ کہ قربانیاں نہ کریں عید پر ماتم کریں نئے کپڑے نہ پہنیں بیچارے مسکین و غریب کا حق انعام ضبط کر لیا جائے بچوں کی جائز آرزوؤں کا خون کر دیا جائے اقربا سے جو اس تقریب پر مطابق حکم الہی سلوک کیا جاتا ہے اسے بند کر دیں حیف ہے ایسی مسلمانی پر کیا عید کے دن ماتم کرنے سے ترکوں کو فتح ہو جائیگی۔ اگر یہ بات یقینی ہے تو محرم کے اجیر و نکو بھی اس ماتم میں شریک کر لیا جاتا اور اگر فتح ان امور سے وابستہ ہے جو خدا نے اپنے قرآن پاک میں فرمائے ہیں تو پھر سیدھے مسلمان بننا چاہیئے۔

ہم تو جب کلام الہی کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس میں مفلح یعنے مظفر و منصور ہونے کیلئے

یہ باتیں پاتے ہیں دیکھیئے سورہ بقرہ کا پہلا رکوع ایمان بالغیب مقیم الصلوٰۃ ہونا جو کچھ اللہ نے دیا۔ اس سے خرچ کرتے رہیں جو کچھ نبی کریم پر نازل ہوا۔ اور جو اس سے پہلے نازل ہوا۔ اور پھر پیچھے آنیوالی وحی (مسیح موعود) پر ایمان لائیں۔ روز آخرت پر یقین رکھیں پس یہ ہدایت کے گھوڑے پر سوار ہیں اور یہی لوگ مظفر و منصور ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔

۲۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (آل عمران ع ۱۱) ترجمہ۔ اللہ کے اس قرآن مجید کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑے رہو اور تفرقہ نہ کرو۔ اور اللہ کا فضل یاد کرو جب تم دشمن تھے۔ پس تمہارے دلوں میں الفت دی اور تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اس سے نکالا اللہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ اور چاہیئے کہ تم میں ایک گروہ ہو جو اسلام کی دعوت دیتا رہے اور نیکی کا حکم کرتا رہے اور بدی سے روکتا رہے اور ایسے ہی لوگ مظفر و منصور ہونگے۔

پس مسلمان اگر فتحیاب ہونا چاہتے ہیں تو وہ اتفاق و اتحاد کریں مگر یہ اتفاق خیالی منصوبوں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اسی طریق سے ہوگا۔ جس طریق سے نبی کریم صلعم کے عہد میں ہوا۔ یعنی ایک امام کی اطاعت قبول کرنے سے دوم یہ کہ ہر مسلمان اپنے اوپر عہد کر لے کہ وہ اپنا وقت اسلام کی اشاعت میں خرچ کریگا۔

۳۔ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي

أُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؈ (اعراف ۹) اللہ کے رسول پر ایمان لائیں۔ اسکی تعظیم کریں۔ اسکے مقاصد میں مدد دیں اور اس نور کی جو اسکے ساتھ اتارا گیا (قرآن) اسکی پیروی کریں پس یہ لوگ مظفر و منصور ہیں یعنے مظفر و منصور ہونا چاہتے ہو تو نبی اکرم صلعم کی متابعت میں فنا ہو جاؤ تمہارے ہر ایک قول ہر ایک فعل ہر ایک حرکت و سکون سے نبی اکرم کی عظمت کا اظہار ہو نہ یہ کہ اسکے سنن ہی کو خیرباد کہدو۔

۴۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التوبہ ع ۱۱، ۱۰) چوتھا گر مظفر ہونیکا یہ ہے کہ مال و جان سے کوشش کرو۔ نیکیاں بھی ایسے ہی لوگوں کا حصہ ہیں۔

۵۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؈ (المومنون ع ۶، ۱۸) نیکیوں کا پلہ بھاری ہے یہ بھی فتحیاب ہونیکا گُر ہے۔

۶۔ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؈ (النور ع ۱۴، ۱۸) جب اللہ اور اسکے رسول کی طرف فیصلہ کے لیئے بلائے جائیں تو کہدیں کہ ہمنے سنا اور اطاعت کی۔ پس یہ لوگ فتحیاب ہوتے ہیں اب تم ذرا اپنے اعمال کا محاسبہ کرو۔ کہانتک اپنی زندگی کے پیش آمدہ واقعات کو خدا اور رسول کے فیصلہ کے مطابق طے کرتے ہو۔

۷۔ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اپنے قریبی کو اسکا حق دیں مسکین کو دیں مسافر کو دیں یہ بہتر ہے ان کے لیئے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں اور یہی لوگ فتحیاب ہونیوالے ہیں۔

۸۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ

أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آخر مجادلہ پارہ ۲۸) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہیں انہیں کبھی ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں۔ جو اللہ اور اسکے رسول کے دشمن ہوں خواہ انکے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار عزیز۔ ان کو خدا جنات میں داخل کریگا۔ اللہ ان سے راضی اور وہ ان سے راضی یہ اللہ کا گروہ ہے اور اللہ کا گروہ ہی فتحیاب ہوتا ہے۔

۹۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (التغابن) جہانتک ممکن ہو اللہ کا تقوے اختیار کرو اسکی بات سنو اطاعت کرو اور اپنی ہی جانوں کے فائدے کے لئے اُس کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو اپنی طبعی حرص سے بچیگا۔ وہی فتحیاب ہوگا۔

بس اے برادرانِ ملّت! یہ وہ فتحیاب ہونے کے گر ہیں جو خدائے علیم کی کتاب حکیم میں درج ہیں۔ ممکن ہے کوئی سطحی خیال کا نادان بول اٹھے۔ کہ اس میں میکسم توپوں کا ذکر نہیں ہوائی جہاز نہیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ باتیں تم میں پیدا ہو جائیں تو پھر تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بحیثیت مسلمان ہونیکے ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو اول انکے مکارم اخلاق کے حصول کی کوشش کرو اور پھر کسی اور طرف توجہ دو۔ دیکھو وہ فرماتا ہے إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہ تمہارے بیس صابر دو سو پر اور ایک سو ہزار کفار پر بھاری ہیں یہاں بھی صبر و ایمان کی شرط لگائی

غور کا مقام ہے اور نصرت الٰہی کا جاذب بھی ایمان ہی فرمایا ارشاد ہوتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ ہم اپنے فرستادوں اور مومنوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں کرتے ہیں۔ اور بشارت دی کہ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ مومنوں ہی کی نصرت ہم پر واجب ہے اور سورہ مومنون کے ابتدا میں بھی یہی فرمایا۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ۔ اور پھر فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ یعنے مظفر و منصور ہوئے وہ مومن جو نمازوں میں خشوع کرتے لغو کاموں سے بچتے زکوتوں کو ادا کرتے اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کرتے اور اپنے عہدوں اور امانتوں کی رعائت اور نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ پس ان باتوں کو چھوڑ کر اور ان کلمات حکمت سے منہ موڑ کر مسلمان خوب یاد رکھیں۔ کہ ان کے لئے فتحیاب ہونیکا کوئی طریق نہیں اور ہرگز نہیں یہی وہ باتیں ہیں جو ایک نظم میں قوم کے نبض شناس نے اعلام الٰہی سے لکھیں اور اس مسیحا نے اعلان کیا کہ شفا کی خواہش رکھنے والے مریض اس نسخہ کو استعمال کریں ورنہ ہلاکت قریب ہے مگر افسوس کہ کسی نے کان نہ دھرے اس نے کس دلسوزی سے یہ پیغام دیا کہ اب میرے آنے کے بعد وہ مسلمان جو مصداق ہیں اس شعر کے ؎

اب تم پہ کوئی جبر نہیں غیر قوم سے ⁂ کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
کبھی جنگ و جہاد سے فتحیاب نہیں ہونگے ؎

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد ⁂ منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو ⁂ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا ∴ وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے ∴ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
یہ کیوں؟ کہ اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے ∴ تم خود ہی غیر بن کے محلّ سزا ہوئے

مبارک وہ جو ان باتوں پر ایمان لائیں اور سخت سے سخت مصیبت و جوش کی حالت میں بھی ایسے کلمات منہ سے نہ نکالیں جو خدا اور اسکے رسول کے منشاء کے خلاف ہوں اور جان پر بن گئی ہے تو بن جائے لیکن ایمان میں لغزش پیدا نہ ہو۔ ملک ان کے ہاتھوں سے انہی کے شامتِ اعمال کے سبب نکلے جا رہے ہیں تو جائیں مگر شعائر اللہ کی تعظیم اور سنت النبی کا اتباع کسی حالت میں نہ چھوڑیں۔ وفقنا اللہ و ایا کم۔

فیصلہ خدائی مسلمات ثنائی یہ وہ نادر رسالہ ہے جس میں میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی کے قلم جواہر رقم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات کو مکذب کے مسلمات پر حضرت مرزا صاحب کے لئے صداقت کی دلیل ثابت کیا ہے۔ اور ۱۵ اپریل والی دعا پر خوب بحث کی ہے مخالفین جو یہ دعا کا اشتہار پیش کیا کرتے ہیں۔ انکا دندان شکن جواب ہے پھر میں ایک اور پہلو سے اسکے خریدنے کی سفارش کرتا ہوں وہ یہ کہ حضور مغفور کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے اشتہار اور الہامات کا عکس چھاپ دیا گیا ہے کون احمدی نہیں چاہتا کہ امام علیہ السلام کا نوشتہ اسکے پاس بطور تبرک رہے پس ۳۰ ر میں ایسی قیمتی شے ملتی ہے جو ہزاروں روپوں کے عوض بھی نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز کی مصداق ہے حجم قریباً سو صفحے تقطیع ۱۸×۲۲/۴ ملنے کا پتہ ایڈیٹر الحق۔ ترا ہا بیرم خاں۔ پرانی منڈی پھولکی دہلی

وفات مسیح اس ٹریکٹ میں آیات قرآن مجید کی جن سے وفات مسیح کا استدلال ہو سکتا ہے جمع کر دی گئی ہیں۔ ترجمہ تو دیدیا ہے وجہ استدلال ساتھ نہیں یہ کسر رہ گئی ہے۔ پتہ قاضی فضل کریم لنڈا بازار

احمدیہ جنتری جس میں سال نو کی عیسوی ہجری بکرمی تاریخوں کے علاوہ حضرت اقدس کے دعویٰ کا کامل ثبوت ہے تبلیغ کے لئے بہت عمدہ رسالہ قیمت ار دفتر تشحیذ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

یعنی

مقبرہ بہشتی کے مدفون

کئی دن سے میں اس خیال میں تھا کہ جلسہ سالانہ پر جب میرے پیارے بھائی آئینگے میں کیا تحفہ انکی خدمت میں پیش کرونگا۔ اپنی جسمانی و روحانی کمزوریوں کے باعث نہ تو انکی خاطر ومدارات میں کوئی قابل ذکر حصہ لینے کے ہوں اور نہ کوئی اعلیٰ روحانی اخلاقی نمونہ دکھانے کے لائق۔ آخر میرا ذوق مجھے اسی سرزمین میں لے گیا۔ جہاں چند قدسی نفوس آرام فرما رہے ہیں۔ یہ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو اپنی مرادوں کو پا چکے اس دارالابتلا کے امتحان سے پاس ہو کر سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہم تو ابھی راہ میں ہیں۔ خدا جانے کیا کچھ پیش آنیوالا ہے مگر یہ مبارک وجود ایسے تفکرات سے فارغ ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ حضور مغفور نے رسالہ الوصیت میں لکھا۔ کہ

”واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا انکے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں“

اسلیئے اور نیز اسواسطے کہ قبروں پر کتبے نہیں اور ہر ایک بھائی کو اپنے مرحوم بھائی یا بہن کے حالات کے اجمالی علم کا شوق ہوگا مینے یہ چند سطور لکھی ہیں۔

قطعہ اوّل (مشرق سے مغرب کو)

۱۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ ولد چودہری محمدؐ سلطان صاحب سیالکوٹی عمر ۴۹ سال،

تاریخ وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ ایک عالم فاضل ادیب کامل جہیر الصوت قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنے والے حضرت مسیح موعود کے ساتھ کمال درجہ کی محبت رکھنے والے نماز پنجگانہ مسجد مبارک میں آپ ہی پڑھاتے تھے۔ خطوط نویسی کا کام بھی آپ ہی کرتے تھے اور حضور کے لیکچر بڑے بڑے جلسوں میں بڑی دلیری کے ساتھ سناتے تقریر اور تحریر میں کمال دستگاہ رکھتے ردّ شیعہ میں خلافت راشدہ لاجواب کتاب لکھی۔ آپ کی وفات سے پہلے حضور کو الہام ہوا۔ سنتالیس سال عمر انا للہ وانا الیہ راجعون ۲۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو مقبرہ بہشتی میں لائے گئے۔

۲۔ برادر الٰہی بخش رضؓ متوطن مالیر کوٹلہ عمر ۸۰ سال تاریخ وفات ۹۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ہجرت کرکے قادیان چلے آئے اور جو کچھ اثاثہ تھا وہ سب کا سب اشاعت اسلام کے لئے حضور امام میں پیش کر دیا

۳۔ چوہدری الہداد صاحب رضؓ متوطن گلیاں مہرخاں (شاہ پور) عمر ۴۳ سال۔ وفات ۲۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء بڑے مخلص تھے ۵۰ ماہوار تنخواہ چھوڑ کر ۱۸۹۶ء پر دفتر میگزین میں آگئے۔ اور بہت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے متدین اور خوش اخلاق تھے۔

۴۔ مسماۃ غوثاں رضؓ متوطن مالیر کوٹلہ عمر ۲۰ سال وفات ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء۔ وطن سے ہجرت کی تو پھر واپس نہیں گئیں نماز کی بڑی پابند تھیں۔

۵۔ صاحب نور رضؓ ولد سید اللہ نور متوطن خوست عمر ۵۳ سال تاریخ وفات ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء اپنے وطن سے اپنے بھائی والدہ اور تمام اہل وعیال سمیت ہجرت کرکے آئے تھے۔ بڑے صالح تھے۔ انکی وفات کے بارے میں حضور کو الہام ہوا۔

قطعہ دوم

۶۔ امۃ الحمید بیگم رضؓ زوجہ خان محمد علیخان صاحب متوطن ریاست مالیر کوٹلہ عمر ۲۰ سال تاریخ وفات ۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء نہایت مخلصہ مالیر کوٹلہ سے ہجرت کرکے اپنے شوہر کے ساتھ

قادیان میں اقامت پذیر ہوئیں۔

۷۔ محمدی بیگم رضؓ زوجہ پیر منظور محمد صاحب متوطنہ بنوڑ ریاست پٹیالہ عمر ۳۲ سال وفات ۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹ء بڑی سعادتمند اور مخلصہ بی بی حضرت مسیح موعود کی بہت خدمت کی حضور نے پیر صاحب کو اپنے دار میں جگہ دی تھی۔ انکے متعلق حضور کے الہامات ہیں۔

۸ - امتیاز النساء رضؓ والدہ صوفی تصور حسین صاحب بریلوی عمر ۸۲ سال وفات ۲۔ اکتوبر سنہ صوفی صاحب کے ساتھ ہی بریلی سے ہجرت کر کے آئی تھیں۔

۹ - امۃ الرحیم رضؓ زوجہ سید مہدی حسین صاحب ساکن سید کھیڑی (پٹیالہ) عمر ۴۲ سال وفات ۱۲۔ نومبر سنہ ۶ء اپنے زوج کے ہمراہ ہی دار الامان میں آئی تھیں۔ مزاج میں بہت غربت اور مسکنت تھی ۱/۳ حصہ ترکہ کی وصیت کی۔

۱۰ - فاطمہ بیگم رضؓ اہلیہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے متوطنہ گورداسپور عمر ۲۲ سال تاریخ وفات ۲۰۔ نومبر سنہ ۸ ایک با اخلاص مومنہ اور خوش خلق و فیاض لکھی پڑھی بی بی تھیں۔ مال کے تہائی حصہ کی وصیت بڑی خوشی کیساتھ کر رکھی تھی۔ حضور کے دار میں جگہ پائی تھی۔ اپنے زوج کی بہت فرمانبردار تھیں۔ چنانچہ لوح مزار کا کتبہ یہ ہے ع خوب ہی اسنے نباہا عہد جو باہم ہوا۔ لاہور جہاں انکا علاج ہو رہا تھا۔ وفات پائی اور وہاں سے لاکر ۲۱۔ نومبر کو دفن کی گئیں

۱۱ - بصریٰ رضؓ زوجہ محمد اسمٰعیل معمار متوطن ریاست مالیر کوٹلہ عمر ۲۰ سال تاریخ وفات یکم اپریل سنہ ۶ء وفات سے ۷ سال پہلے ہجرت کر کے دار الامان آئی تھیں۔ جہاں سے جانا ایسا ناگوار تھا کہ والد کے وفات پر بھی وطن نہ گئیں ۴۴ ۲۔ نومبر سنہ ۶ء کو دفن کی گئیں۔

قطعہ سوم

۱۲ - شیخ مسیح اللہ رضؓ متوطن شاہجہانپور عمر ۷۰ سال وفات ۲ نومبر سنہ ۶ء اپنے وطن سے ہجرت کر کے آگئے۔ انگریزی کھانوں کے پکانے میں خوب ہوشیار تھے حضور

مغفور کے یورپین مہمانوں کی خدمت بجالاتے۔

۱۳۔ امیر حسین رضؓ ولد سید مہدی حسینؓ ساکن سید کھیڑی عمر ۱۳ سال وفات یکم ستمبر سنہ ء نماز روزے کا پابند دینیات کا شائق ذکی و ذہین ظہر کے بعد ڈھاب کی طرف چلا گیا پاؤں پھسل گیا اور جان بحق تسلیم ہوا یکم اگست سنہ حضور نے خواب میں دیکھا کسی عورت سے کہہ رہے ہیں یہ تین روپے اور کفن کے لئے میں آپ دونگا۔ چنانچہ یہی واقعہ پیش آیا۔

۱۴۔ حاجی شہاب الدینؓ متوطن لدھیانہ عمرہ، سال وفات ۶۔ نومبر سنہ حج کرنے کے بعد سکونت قادیان اختیار کرلی بڑے مخلص اور جوشیلے آدمی تھے جتنا نقد روپیہ پاس موجود تھا حضور کی نذر کر دیا تھا۔

۱۵۔ خان امیر خاںؓ ساکن قصبہ بنوڑ (پٹیالہ) عمر ۵۵ سال وفات ۵ جنوری سنہ ء ایک پرجوش اور مخلص احمدی جلسہ دسمبر سنہ ء میں بغرض شرکت جلسہ آئے اور نمونیا میں مبتلا ہوکر شہید ہوئے۔

۱۶۔ برادر احمد جی رضؓ ولد محمد نصیر ساکن دیپ گراں ضلع ہزارہ عمر ۶۰ سال وفات ۱۲ جنوری سنہ ء جلسہ دسمبر سنہ ء میں بیعت کرنیکے لئے حضور امام میں حاضر ہوئے بیعت کی اور رات کو نمونیا ہو گیا اور صبح مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔

۱۷۔ مولوی غلام حسینؓ ساکن لاہور عمر ۶۶ سال وفات یکم فروری سنہ ء ۔ احمدی جماعت میں ایک مشہور عالم فاضل اور عابد شب زندہ دار تھے ۱۵ سال سے شرف بیعت حاصل تھا۔ انکے عالمانہ خطبے مینے بھی سنے ہیں سلسلہ کے اخلاص میں اپنے وجود تک سے بے خبر رہتے ۲ فروری کو دفن کئے گئے۔

قطعہ چہارم

۱۸۔ صلاح محمدؓ ساکن چارکوٹ جموں عمر ۲۰ سال وفات ۶۔ اکتوبر سنہ ء طالبعلم تھے خادم مسجد جوان صالح مخلص حضور مغفور کی کتب کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔

۱۹- اللہ رکھا رضؓ متوطن شاہدرہ عمر ۶۴ سال وفات ۳۰- اپریل سنہ ۹ء تاریخ دفن ۲۴ نومبر سنہ ۹ء وطن سے ہجرت کر کے سکونت قادیان اختیار کر لی تھی۔ مینے انہیں بسکٹ بیچتے دیکھا ہے۔ مخلص اور پرجوش بھائی تھے اپنی کل مال متروکہ کی وصیت کر رکھی تھی قریباً ۵۰ پائے گئے

۲۰- چوہدری رستم علی رضؓ پنشنر انسپکٹر پولیس ساکن مدار ضلع جالندھر۔ عمر قریباً ۵۲ سال وفات ۱۱ جنوری سنہ ۹ء آپ حضرت اقدس کے پرانے مخلص خدام میں سے تھے۔ جب کوئی تحریک ہوتی۔ تو اس میں بڑھکر حصہ لیتے۔ چنانچہ سلسلہ کی مالی خدمات اعلےٰ پیمانہ پر کیں۔ دار الامان میں رہنے کا شوق تھا۔ پنشن پاتے ہی یہاں آگئے اور لنگرخانہ کی خدمت اپنے ذمہ لی۔ جلسہ سنہ ۸ء میں ایسی جانفشانی سے کام کیا کہ بیمار ہوگئے اور وفات پائی۔

۲۱- حسین بی بی رضؓ متوطنہ بیجہ ضلع لدھیانہ عمر ۷۵ سال وفات ۳- اپریل سنہ ۹ء اپنے بیٹے ڈاکٹر غلام غوث صاحب کے ساتھ بڑے اخلاص کے ساتھ دار الامان میں چند روز کے لئے آئی تھیں اور قضاء الٰہی سے فوت ہوگئیں۔

۲۲- قدرت اللہ خاں رضؓ متوطن شاہجہانپور عمر ۷۶ سال وفات ۹- اپریل سنہ ۹ء حافظ قرآن تھے اپنے اہل و عیال سمیت ہجرت کر کے آئے تھے ان کا تمام کنبہ حضرت اقدس کی خدمت میں مصروف رہتا۔ ڈیوڑھی میں نے انکو دیکھا ہے۔ نورانی شکل تھی اور بہت مخلص

۲۳- الفت بیگم رضؓ زوجہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم متوطنہ کلارک آباد (لاہور) عمر ۱۸ سال ایک پادری کی لڑکی تھی۔ عیسائیت سے بیزار ہو کر بڑے اخلاص سے اسلام میں داخل ہوئی۔ بلکہ اپنے شوہر کو بھی ساتھ لائی۔ تعلیمیافتہ تھی مدرسۃ البنات کی استانی رہی۔ اس امیرانہ زندگی سے نکلکر اس غریبانہ پردہ کی رہائش میں بڑے استقلال اور نیازمندی سے دن گزارے

قطعہ پنجم

۲۴- مائی تابی رضؓ عمر ۷۰ سال وفات ۱۰- مئی سنہ ۹ء فیض اللہ چک (گورداسپور) کی رہنے والی تھیں عرصہ دراز سے وطن چھوڑ کر حضور اقدس کی خادمہ تھیں۔ آپ ہی کے گھر میں رہتیں

نمازیں پڑھ پڑھ کر دعائیں کرتی رہتیں۔ حضرت اس بی بی کی بہت پرورش فرماتے تھے۔ رہنے کو ایک بالاخانہ دے رکھا تھا

۲۵۔ ماموں رض ساکن موضع چونڈہ (پٹیالہ) عمر ۵۴ سال وفات ۲۲۔ جون ۱۹۰۶ء نواب محمد علیخان صاحب کا ملازم تھا بہت نیک اور مخلص۔

۲۶۔ شیری بی رض زوجہ اکبر خان عمر ۷۵ سال وفات ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء اپنے خاوند کے ساتھ ہجرت کر کے آئی تھیں حضرت مسیح موعود کی خادمہ تھیں اور بہت مخلصہ

۲۷۔ شیخ محمد ابراہیم رض ساکن چنیوٹ عمر ۴۴ رجب ۲۷ ۱۳ھ بہت نیک اور مخلص تھے ان کی قبر پر بڑا سا کتبہ لگا ہوا ہے حسب وصیت نعش قادیان میں لائی گئی اور دفن کئے گئے۔

۲۸۔ مہر ساون رض ارائیں ساکن سیکھواں (گورداسپور) عمر وفات ۲۔ دسمبر ۱۹۰۶ء بہت مخلص احمدی تھے علاج کے لیئے یہاں آئے اور یہیں کے ہو رہے وصیت کر رکھی تھی۔

۲۹۔ غلام حسن رض ساکن چک پنیار عمر ۱۵ سال وفات ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء چوہدری حاکم علی کا لڑکا جو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا نیک اور سعادتمند تھا پہلے دوسرے مقبرہ میں دفن ہوا۔ پھر مقبرہ بہشتی میں لایا گیا۔

قطعہ ششم

۳۰۔ مولوی عبداللہ رض ساکن چھیڑاں (ہزارہ) عمر ۵۴ سال وفات ۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء ایک غریب مزاج مخلص احمدی وفات سے عرصہ پہلے یہیں اقامت پذیر تھے۔

۳۱۔ سعیدہ بیگم رض بنت پیر افتخار احمد صاحب عمر ۱۸ سال وفات ۲۰ دسمبر ۱۹۱۰ء تعلیمیافتہ بہت ملنسار اور دیندار لڑکی تھیں۔ بابو محمد اشرف صاحب سے انکا نکاح ہوا۔ شملہ بحالت زچگی بیمار ہوئیں قادیان میں لائی گئیں اور یہیں وفات پائی۔

۳۲۔ احمد بی بی رض بنت شیخ علی محمد ڈنگوی عمر ۱۵ سال وفات ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۰ء عرصہ سے

بیمار چلی آتی تھیں والدین کے ساتھ ہجرت کر کے آرہی تھیں اور وصیت کر رکھی تھی۔

۳۳۔ مہراں رضؓ زوجہ صدر الدین کفش دوز ساکن سیکھواں عمر ۸۵ سال وفات ۲۱ مئی سنہء بحالت بیوگی حضرت اقدس کے گھر میں خادمہ رہیں اور بہت اخلاص سے خدمت بجا لاتی رہیں

۳۴۔ حسین بی بی رضؓ زوجہ محمد رمضان آتشباز عمر ۶۰ سال وفات ۱۵۔ اپریل سنہء یہیں قادیان کی رہنے والی تھیں سلسلہ احمدیہ کی مخلصہ اور نیک بی بی تھی وصیت کر رکھی تھی۔

۳۵۔ حکیم فضلدین رضؓ متوطن بھیرہ عمر ۷۵ سال وفات ۷۔ اپریل سنہء حکیم صاحب سیدنا مسیح موعود کے پرانے مخلص خدام میں سے تھے بڑے نیک پارسا اور تقوٰی شعار تھے۔ قرآن مجید کے حافظ بھی تھے۔ حضور کی کتابیں چھپوانے اور پھر ان کی اشاعت کی خدمات میں آپ نے خاص حصہ لیا۔ کئی ہزار کی جائداد کی وصیت کر رکھی تھی جناب امیر المومنین کے بچپن سے دوست و آشنا تھے اور اخیر تک یہ عہد اس خوبی سے نباہا کہ مولانا صاحب اکثر بڑی محبت سے انکا ذکر کرتے ہیں اور کئی سوالات کے جواب قرآن و حدیث سے بڑی خوبی کے ساتھ آپ کے ایماء سے لکھا کرتے تھے آخری عمر میں مہتمم لنگر خانہ قرار پائے۔ اور اسی خدمت کے دوران میں پتھری کی شکایت ہوئی جس کے لیئے لاہور جانا پڑا۔ اور وہیں وفات پائی اور جنازہ یہاں لا کر دفن کیا گیا۔

حصہ دوم

قطعہ اوّل (مشرق سے مغرب کی طرف قبریں دیکھتے جاؤ)

۳۶۔ مرزا مبارک احمد رضؓ خلف الصدق سیدنا امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام عمر ۸ سال ۲ ماہ وفات ۱۶ ستمبر سنہء سلیم الطبع سلیم الفطرت قرآن شریف خوب پڑھتے تھے شکل میں حضور مغفور کی شان پائی جاتی تھی۔ آپ کی شان سے پہلے حضور کو الہام ہوا۔ "انی اسقط

من اللّٰہ واصیبہ" دیکھو تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے کہ یہ لڑکا چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

درمیان میں جگہ خالی ہے اور مغرب کی طرف

۲ - میرے سید و مولا میرے مطاع و آقا کا مزار پر انوار ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) عمر ۷۶ سال تاریخ وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء وقت ۱۰ بجے مقام لاہور ۲۷ مئی یہاں دفن ہوئے اور یہ مقام قبل از وفات آپکو دکھلایا گیا تھا۔ دیکھو الوصیت جسے دسمبر ۱۹۰۵ء میں شایع فرمایا تھا۔

قطعہ دوم

۳۷ - حاجی فضل حسین رضؓ متوطن شاہجہانپور عمر ۸۷ سال وفات ۲۹ - فروری ۱۹۰۸ء حضور کے مخلص مریدوں میں سے تھے عرصہ دس سال سے ہجرت کرکے قادیان میں آرہے تھے ان کے فضل کے لئے یہ امر بس ہے کہ حضور کے جوار میں جگہ پائی۔

۳۸ - بابو شاہدین رضؓ سٹیشن ماسٹر ساکن ساہو والہ (سیالکوٹ) عمر ۳۸ سال وفات ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء بڑے مخلص مرید تھے اور یہ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں ہیں جنھوں نے حضور کے قدموں میں جگہ پائی۔ مرض الموت میں بعہد اخلاص کے قادیان آگئے تھے حضور کو ان کی وفات کی خبر لاہور میں بذریعہ الہام ہوئی تھی۔

۳۹ - میاں حمید احمد رضؓ صاحبزادہ والاتبار مرزا بشیر احمد کا بچہ عمر دو ماہ دس دن وفات ۹ - اگست ۱۹۰۷ء

اس سے آگے خالی ہے ایک اور قطعہ بھی

۴۰ حبیبن رضؓ (خوشدامنہ مامون خاں ڈرل ماسٹر) متوطنہ پہاڑووال (لدھیانہ) عمر ۳۵ سال وفات یکم فروری ۱۹۱۲ء) ایک صالحہ عورت وصیت کر رکھی تھی۔

۴۱ - شرفاں رضؓ والدہ جمال الدین صاحب سیکھواں (گورداسپور) عمر ۸۰ سال وفات ۴ جنوری ۱۹۱۲ء

ایک نیک احمدیہ عورت تھی اپنے گاؤں میں وفات پائی جنازہ یہاں لایا گیا

۴۲۔ حیات النور رضؓ (زوجہ حافظ روشن علی) ساکنہ عزیز ضلع گجرات عمر ۲۱ سال وفات ۸۔ نومبر سنہ۱۱ء ایک مخلصہ نیک غریب مزاج بی بی تھیں۔ مال کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔

۴۳۔ برکت بی بی رضؓ (زوجہ شیخ مولا بخش صاحب) لاہور عمر ۳۸ سال وفات ۲۹ جنوری سنہ۱۱ء نیک اور منقیہ بی بی تھیں لاش لاہور سے قادیاں لائی گئی ۳۱ جنوری دفن ہوئیں۔

۴۴۔ کریم بخش رضؓ عمر ۵۰ سال وفات ۲۴۔ مارچ سنہ۱۱ء یہ صاحب لنگر خانہ کے باورچی کے فرائض ادا کرتے تھے سنہ۰۸ء سے ہجرت کر کے یہیں آ رہے تھے حضرت اقدس سے بڑا اخلاص تھا باوجود عیالداری اور قلیل تنخواہ ہونیکے آمدنی کا مقرر حصہ ادا کرتے رہے اپنی ہنرمندی کی وجہ سے بہت سا روپیہ کما سکتے تھے لیکن دار الامان کی رہائش کو ترجیح دے رکھی تھی۔

۴۵۔ مرزا ایوب بیگ رضؓ ساکن کلانور ضلع گورداسپور عمر ۲۵ سال وفات ۲۸ اپریل سنہ۱۹۰۰ء اس صالح نوجوان کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جناب خلیفۃ المسیح سے کئی بار تعریف سنی ہے انکی محبت اور اخلاص نیکی اور تقوے و دینداری کے سب قائل ہیں مطابق وصیت ۲۷۔ دسمبر سنہ۱۱ء صندوق لاکر دفن کیا گیا۔

قطعہ پنجم

۴۶۔ شیخ جھنڈا رضؓ ساکن تغلوالہ (گورداسپور) عمر ۶۰ سال وفات ۱۲۔ اپریل سنہ۱۱ء طاعون سے شہید ہوئے (ما تا) وہیں دفن ہے پھر ۱۵ اپریل سنہ۱۲ء کو مقبرہ بہشتی میں لائے گئے صالح آدمی تھے۔

۴۷۔ عمر الدین رضؓ شیر فروش عمر ۲۸ سال وفات ۱۳۔ اپریل سنہ۱۱ء قادیان کے رہنے والوں میں سے ابتداء میں یہ مرید ہوئے بہت دیانتدار اور نیک تھے شیر فروشی کرتے تھے بشاش رہتے اور بھائیوں سے بکشادہ پیشانی ملتے ۱۶ اپریل سنہ۱۲ء کو مقبرہ میں صندوق لایا گیا۔

۴۸- برکت رضؓ زوجہ خلیفہ نور الدین صاحب جموں عمر ۴۲ سال مرحومہ صالحہ عورت تھی قادیان ہی میں ۱۹ اپریل ۱۹۱۲ء کو وفات پائی۔

۴۹- نثار احمد رضؓ خلف پیرافتخار احمد عمر ۱۸ سال وفات ۲۲- اپریل ۱۹۱۲ء بہت نیک بھولا بھالا سیدھا سادھا نیک نوجوان تھا۔ امتحان انٹرنس پاس ہونیکی خبر وفات پر آئی ۲۲- اپریل ۱۹۱۲ء کو مقبرہ بہشتی میں لائے گئے

۵۰- نور محمد رضؓ متوطن کرم (کابل) عمر ۷۰ سال وفات ۱۳ رجون ۱۹۱۲ء میاں احمد نور مہاجر کے چچا تھے اپنے وطن سے سفر کر کے یہاں مقیم ہوئے بڑے صالح اور متقی تھے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونیکی آرزو تھی جائداد کے ساتویں حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔

۵۱- قاضی خواجہ علی رضؓ ساکن لودہانہ عمر ۶۵ سال وفات ۲۴ راگست ۱۹۱۲ء حضرت اقدس کے پرانے مخلصین میں سے تھے حضور نے ان کی خدمات کا ذکر ازالہ اوہام میں کیا ابتدائی اوقات میں آپ نے اپنے مال و منال سے سلسلہ کی مدد کی ہے آخری عمر میں قادیان آرہے تھے۔ لنگرخانہ کا انتظام سپرد تھا۔ ایک ماہ کی رخصت لیکر لدھیانہ گئے وہیں وفات پائی۔ ورثاء نے نعش یہاں پہنچادی۔

قطعہ ششم

۵۲- حکیم غلام محی الدین رضؓ ساکن بھلروں (شاہ پور) عمر ۸۰ سال وفات یکم ستمبر ۱۹۱۲ء حضرت اقدسؑ کے مخلص مرید تھے۔ کئی مہینوں سے قادیان میں اقامت پذیر تھے۔ جناب امیر المومنین نے آپکو اپنے مکان میں جگہ دے رکھی تھی۔ چند ماہ بیمار رہکر فوت ہوئے۔ مال کے تہائی حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔

۵۳- میاں محمد الدین رضؓ اپیل نویس سیالکوٹ عمر ۶۰ سال وفات ۵- ستمبر بڑے مخلص اور فیاض اور خوش خلق ۔۔ سا اور سلسلہ کی خدمت کرنیوالے تھے جب بہت بیمار ہوگئے تو باصرار اپنے بچوں سے کہا مجھے قادیان لے چلو۔ یہاں آکر وفات پائی۔

۵۴-عزیز النساء بیگم رضؓ (بنت مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن) عمر ۱۸ سال وفات ۱۰ ستمبر ۱۲ء خواندہ مخلصہ پارسا بی بی تھیں حافظ محمد اسحٰق صاحب کی زوجیت میں تھیں موضع رسول (گجرات) میں وفات وہاں سے ۱۲ ستمبر لائی گئیں۔

۵۵-کلثوم رضؓ (بنت حافظ احمد اللہ صاحب) عمر ۱۸ سال وفات ۱۹ ستمبر ۱۲ء مرحومہ بہت نیک صالحہ خواندہ بی بی تھیں۔ بہت سی لڑکیوں کو اپنے گھر پر تعلیم دیتیں اور حضرت مسیح و خلیفۃ المسیح سے بہت اخلاص تھا۔

کیا مسیحؑ زندہ ہیں؟ یہ مجمع الاخوان کا ماہواری ہنڈبل نمبر ۳ ہے جس میں وفات مسیح کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ مخالفین جو آیات رفع و حیات مسیح کے متعلق پیش کیا کرتے ہیں۔ ان کا عالمانہ مدلل جواب ہے پھر وفات کا ثبوت ہو تمام احمدی بھائیوں کو چاہیئے کہ یہ دو ورقہ ٹریکٹ بہت سی تعداد میں ۸ روپیہ سیکڑہ کے حساب سے منگوالیں۔ اور پھر اپنے قرب وجوار کے واقفکاروں میں تقسیم کریں اور تبلیغ کے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن بہت مفید کام کر رہی ہے۔ دس ہزار کی تعداد میں یہ ہینڈبل شائع کرنا بڑی بھاری خدمت ہے۔ دوسرے نمبر میں انشاء اللہ احادیث سے وفات مسیح کا ثبوت ہوگا۔ جو وہ بھی اس ریویو کے شائع ہونے تک چھپ جائیگا۔

ملنے کا پتہ۔ سید دلاور شاہ سکرٹری مجمع الاخوان محلہ چابکسواراں شہر لاہور

ویداور سوامی دیانند لالہ دھرم پال بی۔ اے مشہور آریہ نے یہ رسالہ شائع کیا ہے جس میں اولاً وہ باتیں لکھی ہیں جن کی بنا پر سوامی دیانند صاحب نے قرآن مجید کو کلام الہی نہیں مانا۔ اور پھر وہی باتیں وید سے خود سوامی کے ترجمہ سے نکالکر دکھادی ہیں۔ آریوں پر حجت قائم کرنیکے لئے یہ رسالہ انشاء اللہ بہت کام دیگا۔ احمدی احباب ۶ر قیمت خرچ کرکے ضرور منگوائیں حجم ۱۰۴ صفحے۔

مینجر "اندر" لاہور

واقعات کربلا و عقائد شیعہ

رقمزدہ منشی خادم حسینؑ خادم بھیروی

واقعاتِ کربلا — موازنہ — عقائد اثنا عشریہ

واقعاتِ کربلا

(۱) ذمائم اہل کوفہ

اہلِ کوفہ سب منافق تھے اور شیعہ ہونیکا دعویٰ کرتے تھے۔ امیر المومنینؑ اور امام حسینؑ کے ساتھ جو سلوک کئے وہ تم سن ہی چکے ہو۔ اور وہ ملعون بنی امیہ کے دشمن بھی تھے الخ

ترجمہ فارسی تذکرۃ الائمہ مجلسی مطبوعہ ایران ص۱۳۰

امیر معاویہ کے ساتھ جب امام حسنؑ نے صلح کی تو اکثر اہل کوفہ کو یہ امر نہایت ناگوار گزرا۔ اور انھوں نے امام حسن کی رفاقت چھوڑ دی۔ بلکہ بے ادبی کرنے سے بھی باز نہ رہے۔

صاحب کشف الغمہ لکھتے ہیں۔ فخذلوہ کما خذلوا اباہ (علیہ السلام) من قبلہ فقبحاً لخاذلہم وفعلہم باخیہ (امام حسینؑ) من بعدہ دال علےٰ فساد عقایدھم" آگے یہ شعر لکھا ہے۔ عربی دان احباب لطف اٹھائیں

یاسیاف ذلك البغی اول سلّھا
اصیبب علیؓ لا بسیف ابن ملجم

عقائد اثنا عشریہ

(۱) فضائل کوفہ و اہل کوفہ

"کوفہ وہ زمین ہے جس نے ابتدائے آفرینش سے محبت جناب علیؑ کی قبول کی تھی" جلاء العیون اردو ص۲۲۷

"کوفہ حرم امیر المومنین ہے۔ مجالس المومنین ص۳۶

ودر تشیع اہل کوفہ حاجت باقامت دلیل نہ دارد و سنی بودن کوفی الاصل خلاف اصل و محتاج بدلیل است واگر ابو حنیفہ کوفی باشد" مجالس المومنین ص۲۵

منصور عباسی نے کوفہ کے کٹر شیعہ ہونے کے باعث ہی بغداد کو دار الخلافہ بنایا تھا۔ مجالس المومنین ص۲۵

امام صاحب الزمان کا دار الخلافہ بھی کوفہ ہی ہوگا زمانہ رجعت کے کوفہ کی شان و شوکت۔ شیعوں کی کثرت و فور ثروت و عشرت کا پورا حال دیکھنا ہو تو مجلسی کی آخری تصنیف منیف حق الیقین کے باب رجعت کو ضرور ملاحظہ کرو۔ شیعہ خالص ہونیکی علامت اسوقت بھی کوفی ہونا ہوگی۔ کوئی مومن نہ ہوگا جس کا گھر کوفہ میں نہ ہو یا نواح کوفہ میں۔ یا ولش مائل بہ کوفہ نہ باشد"

موازنہ

واقعات کربلا

مسلم کے ہاتھ پر اسی ہزار کوفی نے بیعت کی تھی۔ ناسخ التواریخ صـ۱۳۳ پھر جو کوفی میدان کربلا میں آئے۔ انکی تعداد بھی اسی ہزار ہی لکھی ہے "ابی مخنف لشکر ابن زیاد را ہشتاد ہزار نگاشتہ و گوید ہمگان کوفی بودند حجازی و شامی با ایشاں نہ بود" ناسخ جلد ۶ و مرقع کربلا مطبع ریاضی امروہہ صـ۲۰

کربلا میں خیمہ زن ہونیکے بعد امام حسینؑ نے طلبی کے عریضے لکھنے والے کوفیوں کو ایک خط عتاب آمیز لکھا ہے اس میں فرماتے ہیں "اگر تم اپنے قول و قرار پر قائم نہیں ہے تو کچھ تعجب نہیں ہے میرے والد علیؑ اور بھائی امام حسنؑ کے ساتھ بھی تو تم ایسا ہی سلوک کر چکے ہو" ناسخ التواریخ صـ۱۷۱

کوفیوں کے خط مطالعہ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا تو فرمایا "اینک مکاتیب ایشان است و حال آنکہ کشندہ من ایشانند" ناسخ صـ۱۵۹

خطاب امام حسینؑ بہ کوفیاں۔ اے بیوفایان جفا کار غدار تم برے ہو تم نے ہنگام اضطراب اپنی مدد کو مجھے بلایا اور جب مینے تمہارا کہا قبول کیا اور تمہاری نصرت و ہدایت کرنیکو آیا۔ اسوقت شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی اپنے دشمنوں کی تمنے یاری و مددگاری کی

عقائد شیعہ اثنا عشریہ

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے لا یبقی مومن فی شرق الارض و غربھا الا حشرہ اللہ روحہ الی وادی السلام قلت لہ واین وادی السلام قال ظہر الکوفہ۔

ترجمہ کوئی مومن خواہ مشرق میں فوت ہو خواہ مغرب میں اسکی روح کو اللہ تعالیٰ وہاں سے اٹھا کر وادی اسلام میں بھیجدیتا ہے راوی نے پوچھا حضرت وادی اسلام ہے کہاں؟ فرمایا کوفہ کی پشت پر

منقول از گوہر مراد لاہجی بحوالہ کافی فصل ہفتم باب چہارم مقالہ سوم۔ قول امام صادقؑ در ہیچیک از بلاد آنقدر دوست نہ داریم کہ در کوفہ بعد ازاں فرمود ایتھا العصابۃ ان اللہ ھدیکم بامر جھلہ الناس فاحببتمونا و ابغضنا الناس و بایعتمونا و خالفنا الناس و وافقتمونا و کذبنا الناس و صدقتمونا الخ مجالس المومنین جلد ۲۵

ترجمہ۔ فرمایا امام صادق نے کہ کسی ملک میں ہمارے اسقدر دوست نہیں جس قدر کہ کوفہ میں۔ اے (کوفہ والے) گروہ اللہ تعالےٰ نے تم کو (پہلے ہی) اس امر (امامت) میں ہدایت عطا کردی حالانکہ اور لوگ اس سے لاعلم ہی رہے۔ تم نے ہماری

اور اپنے دوستوں سے دست بردار ہوگے اپنے دشمنوں سے مل گئے الخ

جلاء العیون صـ۴۹۹

امام زین العابدین علیہ السلام

بعد شہادت جب کوفہ میں بمعہ حرم محترم گئے اور کوفی انکی مصیبت کو دیکھکر رونے لگے تو آپ نے انکو فرمایا۔ کہ خود تم ہی نے تو ہمکو قتل کیا اور تم ہی نے اسیر بھی کیا پھر تعجب ہے کہ روتے اور نوحہ فریاد بھی تم ہی کرتے ہو "مارا کشت و کہ اسیر کرد" ناسخ صـ۲۴۳

خطاب حضرت زینبؑ بنت جناب علیؑ

"اے اہل کوفہ اے اہل غدر و مکر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے ہو۔ اور خود تم ہی نے ہمکو قتل کیا" اے اہل کوفہ تم پر وا اے ہو۔ تم نے کن جگر گوشہائے رسولؐ کو قتل کیا" ملخصاً جلاء العیون اردو صـ۵۰۴ ناسخ صـ۲۴۳

خطاب حضرت فاطمہ بنت سید الشہداء

ہلاک ہو تم اے اہل کوفہ کن کن خونوں کا حضرت رسالتؐ تم سے قصاص کرینگے اس مکر و غدر کا جو کہ میرے جد علی ابن ابیطالب اور فرزندان رسولؐ سے تم نے کیا اور انہیں قتل کیا اور تمہیں میں سے فخر کنندہ نے فخر کیا (غالباً ابن ملجم و محمد بن اشعث) کہ میں نے علیؑ اور فرزندان علی کو شمشیر ہای ہندی سے قتل کیا جلاء العیون صـ۵۰۵

دعوت کو قبول کر لیا حالانکہ اوروں نے ہمارے ساتھ بغض کیا تم نے ہماری بیعت کی حالانکہ اوروں نے ہماری مخالفت کی تم نے ہمارے ساتھ موافقت کی اور ہماری تصدیق کر لی۔ حالانکہ اوروں نے ہماری تکذیب ہی کی۔

شیعہ کا جو نام خود خدا نے تجویز کیا وہ رفضہ ہے یا رافضی "بل اللہ سماکم" فروع کافی کتاب الروضہ صـ۱۶ اور یہ نام بھی سب سے پہلے شیعیان کوفہ پر ہی بولا گیا ہے جو کہ محض مخلص جعفری ہونیکے باعث امام صادقؑ کے سگے چچا زید شہید ابن امام زین العابدین علیہ السلام کی امداد سے دست بردار ہو گئے۔ تذکرۃ الائمہ صـ۱۳۹

ملا باقر مجلسی معتبر راویوں کی زبانی حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ کی مسجد میں ستر پیغمبروں اور ستر اوصیاؤں نے نماز پڑھی ہے اور اسی میں ہے عصائے موسیٰ اور کدو کا درخت اور انگشتری سلیمانؑ اور اسی سے نوحؑ (کے طوفان) کا تنور پھوٹ نکلا اور کشتی نوح بھی اسی جگہ بنائی گئی اور وہ بابل کی بہترین جگہوں میں سے ہے اور جگہ جمع ہونے پیغمبروں کی ہے دیکھو حیات القلوب صـ۳۱ باب اول فصل چہارم ذکر فضائل انبیاء ہود۔

موازنہ

واقعات کربلا

خطاب ام کلثوم بنت جناب علیؑ

"اے اہل کوفہ تمہارا حال بد ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں تمنے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی۔ اور انہیں قتل کرکے مال و اسباب انکا لوٹ لیا" ملخصاً جلاء العیون ص۵۰۶ ناسخ التواریخ ص۲۴۶

خطاب امام زین العابدین علیہ السلام

میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر بزرگوار کو خطوط لکھے اور انکو فریب دیا اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی اور آخر ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا پس لعنت ہو تم پر" جلاء العیون ص۵۰۶

کوفیوں کے شیعہ ہونیکا ایک مزید ثبوت

جب مسلم کوفہ میں آئے تھے۔ اور لوگ جوق در جوق ان کی بیعت کرنے لگے۔ گورنر کوفہ نرم دل جیسا تھا۔ ایک شخص عبد اللہ حضرمی نے یزید کو رپورٹ کا خفیہ خط لکھا۔ اُس کا آغاز یوں ہے اما بعد فان مسلم بن عقیل رض قد قدم الکوفہ و بایعہ الشیعہ للحسین ابن علی بن ابی طالب الخ ناسخ التواریخ ص۱۳۵

عقاید شیعہ اثنا عشریہ

مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوفی اور شیعہ باہم مترادف ہیں اور جہاں کہیں شیعہ کی تعریف کتب شیعہ میں پائی جائے۔ اسکے مخاطب سب سے اول کوفی ہی ہونگے

کتاب فروع کافی میں فضائل شیعہ میں ایک لمبی حدیث ہے جس کے بعض فقرات یہ ہیں" وان لکل شئی عز و عز الاسلام الشیعۃ۔ وان لکل شئی ذروۃ و ذروۃ الاسلام الشیعۃ" وان لکل شئی اماما و امام الارض تسکنہا الشیعۃ" ملخصاً کتاب الروضہ مطبوعہ لکھنؤ ص۱۰۱

ترجمہ۔ اور ہر ایک چیز کے لئے ایک عزت ہوتی ہے اور اسلام کی عزت شیعہ ہیں۔ اور ہر ایک چیز کا ایک کنگرہ ہوتا ہے اور اسلام کا کنگرہ شیعہ ہیں اور ہر ایک چیز کا امام ہوتا ہے تو زمین کا امام وہ مقام ہے جہاں شیعہ سکونت پذیر ہوں۔

جناب علیؑ نے اپنے ایک مراسلہ میں کوفیوں کو جو ابتدائی خلافت میں تحریر فرمایا تھا جبہۃ الانصار و سنام العرب کرکے مخاطب فرماتے ہیں یعنی ہمارے مددگاروں میں سب سے مقدم اور تمام عرب میں مثل اونٹ کی کوہان کے بلند رتبہ دیکھو کتاب نہج البلاغہ کتاب مراسلات ص۲ مطبوعہ بیروت ص۱۵۵

مدرسہ احمدیہ کی طرف احباب کی توجّہ درکار ہے

اس چودھویں صدی میں ایک عظیم الشان مجدد آیا۔ اسکی بعثت کی علّت غائی یہی ہے کہ

(۱) دنیا کو زندہ خدا۔ زندہ رسول۔ زندہ کتاب کا پتہ دے۔

(۲) یہ کہ غیر مذاہب (خصوصیت سے عیسائی اور آریہ) کی طرف سے جو جھوٹے الزام ہمارے پاک نبیؐ اور اُسکی پاک تعلیم پر لگائے جاتے ہیں دور ہوں۔ اور دنیا پر ثابت ہو جائے۔ کہ اسلام اور اسکا خدا تمام عیبوں اور نقصوں اور کمزوریوں سے منزّہ ہے۔

(۳) یہ معلوم ہو جائے کہ نبی کریم کی جو پیشگوئی آخری زمانہ کے مصلح کے بارے میں تھی جس پر ایمان لانا تمام دینی و دنیوی ترقیوں کا موجب ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی ذات میں پوری ہو چکی ہے

(۴) تمام دنیا میں اسلام کا نور چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ مذکورہ بالا اغراض کی تخم ریزی کر کے یہ عظیم الشان انسان ہم سے رخصت ہوا۔ اب ہم جو اسکے مرید اور پیرو ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان اغراض کی تکمیل کریں۔ ان اغراض کی تکمیل موقوف ہے ایسے آدمیوں کے حصول پر (۱) جن میں حق پھیلانیکا جوش ہو۔ اور وہ دین کے لئے اپنی دنیا کی قربانی کر سکیں (۲) وہ غیر مذہب کی کتب اور انکے دین سے خوب آگاہ ہوں (۳) وہ اپنے مذہب اسلام کی خوبیوں سے اچھی طرح واقف ہوں (۴) قرآن مجید احادیث کو خوب سمجھتے ہوں۔

(۵) تمام علوم اسلامیہ کے عالم ہوں (۶) اتمام حجت کرنیکا خاص ملکہ ہو (۷) سب سے بڑھکر یہ کہ ان کا کیریکٹر دوسروں کے لئے نمونہ ہو (۸) اپنے امام کی تعلیم اور اسکی طرز تبلیغ کو جانتے ہوں۔

(۹) دعاؤں میں لگے رہنے والے ہوں (۱۰) قوم کے امیر کے زیر سایہ اور صحبت میں عرصہ تک رہے ہوں۔ سو میرے بھائیو! میرے دوستو! میرے بزرگو! ایسے آدمی تیار کرنیکے لیئے یہاں ایک مدرسہ احمدیہ قائم ہے۔ جس میں دس باتیں جو مینے لکھی ہیں خدا کے فضل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقریر میں ایسے مدرسے کی ضرورت پر فرمایا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ علماء پیدا ہوں علم دین میں برکت ہوتی ہے۔ اس سے تقوی حاصل ہوتا ہے۔ بغیر اسکے شوخی بڑھتی ہے۔ نبوی علم میں برکات ہیں۔ اور ارشاد کرتے ہیں کہ مدرسہ کی بنا سے غرض یہ تھی کہ دینی خدمت کے لئے لوگ تیار ہو جائیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے پہلے گزر جاتے ہیں دوسرے جانشین ہوتے ہیں۔ اگر دوسرے جانشین نہ ہوں۔ تو قوم کے ہلاک ہونیکی جڑھ ہے۔ یہ حضرت صاحب کے الفاظ ہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے بارہا ایسے آدمیوں کی تڑپ ظاہر کی جو کالجوں میں پڑھنے والوں وکیلوں بیرسٹروں اور دیگر معزز عہدہ داروں۔ تاجروں۔ کاریگروں۔ امیروں۔ مولویوں اور دوسرے واعظوں کے واعظ ہوں۔ ان حوالجات سے ضرورت ثواب ثابت ہو چکی ہے۔ اور یہ بھی کہ الحمد للہ اس ضرورت کو ہمارا مدرسہ احمدیہ پورا کر سکتا ہے۔ لہذا میرے بزرگ اس کی امداد کیطرف توجہ فرماویں۔

ریویو

مادہ فانی ہے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس احمدیہ بلڈنگس لاہور نے یہ رسالہ شائع فرمایا ہے جس میں نئی تحقیقات سے یہ ثبوت دیا ہے کہ ریڈیم سے معلوم ہوا کہ مادہ فنا ہو کر بجلی کی شکل اختیار کرتا ہوا کسی نامعلوم حالت میں چلا جاتا ہے جہاں جاکر وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ مادہ کی فانی ہونے سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ حادث ہے اور بعد پیدائش کے خود قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلیئے اسکی پیدائش اور قیام کے لیئے کسی بیرونی طاقت کی مدد

کی ضرورت ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ خدا خالق ہے اور مادہ مخلوق جب مخلوق ہے تو خدا ہر طرح مالک ہے اور بحیثیت مالک جو کچھ وہ کسی چیز کو بنا دے بنا سکتا ہے۔ اسلیئے اس تفرقۂ درجات کیوجہ تناسخ نہیں۔ اور مادہ جب فانی ہے تو پھر روحیں بندر کتے کس طرح بنائی جا سکینگی پس مسئلہ تناسخ بھی غلط ثابت ہوا پس اسلام سچا ہے جس نے بتایا کہ ارادہ الٰہی اور حکم الٰہی خلق کا موجب ہیں۔ غالباً مفت تقسیم فرماتے ہیں۔ شائقین منگوا کر آریوں پر حجت قائم کریں

مشہور عالم جنتری سنہ ۱۳ء پنڈت گردھاری لعل صاحب منجم سیالکوٹی لاہور سے یہ جنتری شائع کیا کرتے ہیں۔ جس میں کل مروجہ سنین کی تاریخوں کے علاوہ جوتش کے متعلق بہت سے معاملات اور موسمی حالات کی پیشگوئیاں ہیں۔ پتہ اوپر درج ہے۔ بلکہ ہر مشہور کتب فروش سے ملجائیگی۔

علمی و رحمانی جنتری یہ دو جنتریاں کانپور سے شائع ہوئی ہیں اس میں علاوہ تاریخوں کے تجارتی مال کی فہرست بھی ہے جس سے چیزیں منگوانے والوں کے لئے بہت سی سہولت ہو جائیگی نیز بہت سے مفید حالات سلطنتہائے روئے زمین وغیرہ درج ہیں ایسی مفید معلومات اتنی کم قیمت پر صرف ان جنتریوں کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ سید محمد عبد اللہ علم سوداگر مؤلف علمی جنتری کورسوان گھڑیوالی کوٹھی اور سید فضل الرحمن رحمانی جنتری بجران محال کانپور

احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ یہ ایک تقریر دلپذیر ہے جو حضرت اقدس علیہ السلام نے سنہ ۵ء کے سالانہ جلسہ پر فرمائی اور عنوان لگوا کر فخر الدین۔ احمد مالاباریاں قادیان ضلع گورداسپور نے چھپوائی اس میں واضح طور سے بتایا گیا ہے کہ احمدی غیر احمدیوں سے کن باتوں میں ممتاز ہے خود امام سلسلہ کا کلام ہے اور فی جلد کے حساب سے خرید کر تقسیم کیا جاوے پتہ لکھدیا گیا ہے اسکی اشاعت اسواسطے ضروری ہے کہ بعض لوگ احمدی غیر احمدی میں صرف عقیدہ وفات مسیح کا فرق سمجھتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے ایسا پسند فرمایا ہے کہ قیمتاً خرید کر عید اضحٰی کے دن بطور عیدی کے

فیوضات مسیح موعود

"حدثنا امیر المومنین"

شکایت کرنے میں تقوے

ایک شخص نے ایک دوست کی شکایت حضور امام مغفور میں کی۔ کہ اس میں یہ برائی ہے۔ فرمایا اگر یہ شکایت تم نے نیک نیتی سے اسکی خیر خواہی کے لئے کی ہے تو بتاؤ کیا تم نے اول اسکے لئے چالیس دن رو رو کر خدا تعالےٰ کے حضور دعا کر لی ہے کہ اے میرے مولےٰ جو مقلب القلوب ہے۔ اسکے حال کی اصلاح کردے۔

اگر افراد جماعت میں باہم کسی کی رنجش یا جھگڑا ہو تو امام کے حضور اسے پہنچانے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس طرح دعاؤں میں حرج واقعہ ہوتا ہے

اہل اللہ کی حدّ بصر

ایکبار مینے حضور میں عرض کیا کہ اسلام پر ہر طرف سے حملے ہی حملے ہو رہے ہیں۔ خود جو لوگ اسلام کے مدعی ہیں۔ انکی حالت ناگفتہ بہ ہے کالجوں میں جو لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ یعنے آئندہ زمانے میں کام کرنیوالی جو جماعت پیدا ہو رہی ہے۔ ان کا قدم بھی الحادہی کی طرف ہے اور مذہب سے کورے ہوتے جاتے ہیں۔ آخر کیا ہوگا۔ فرمایا میں تو اس صدی کو بہت مبارک یقین کرتا ہوں اور اسلام کی ترقی کا دور آنیوالا ہے۔ پہلی رات کا چاند ہر ایک کو نظر نہیں آیا کرتا۔ اگر لوگ مذہبی خیالات سے کورے ہوتے جاتے ہیں تو کچھ فکر کی بات نہیں یہ سب اسلام قبول کرنے کے سامان ہیں۔ تختی جسقدر صاف ہو۔ اسی قدر نقش خوبصورت ہوگا۔

مسیح موعود کا عرفان

میں حضور میں بیٹھا تھا۔ ایک مولوی صاحب کا خط آیا۔ جس میں لکھا تھا کہ میرے خیالات آپ سے برگشتہ ہوتے جاتے ہیں۔ اب کچھ کرنا ہے تو

کرلو۔ ورنہ اگر میں انکار کر بیٹھا تو پھر چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے میں نہیں ماننے کا فرمایا سبحان اللہ! سبحان اللہ!! سبحان اللہ!!! ان لوگوں سے تقوےٰ کس قدر جاتا رہا ہے۔ اور کیسی بیباکی سے یہ لوگ گفتگو کرتے ہیں۔ حضرت شعیب خدا کے نبی ہو کر اور علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھکر کہ میں حق اور صراط مستقیم پر ہوں۔ اپنے مخالف کفار کو کہتے ہیں۔

وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا

اور ہم سے یہ نہ ہوگا۔ کہ ہم تمہاری ملت میں لوٹ آئیں۔ ہاں اگر اللہ چاہے۔ تو پھر تسلیم خم لیکن یہ مولوی جسے خدا سے اسکا عشر عشیر بھی تعلق نہیں کس بختگی سے کہتا ہے کہ انکار کر بیٹھا۔ تو پھر نہیں ماننے کا۔

ضمیر کی شہادت ایکبار حضور نے فرمایا کہ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ کے بارے میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ یہ کس کا قول ہے۔ میرا دل ہرگز نہیں مانتا۔ کہ یہ اس عورت کا قول ہو ناقصات العقل پھر مشرکہ کے منہ سے یہ کلمہ نہیں نکل سکتا۔ یہ قول تو نبوت کے سرچشمہ سے ہو سکتا ہے حقیقت نیکیوں کی توفیق اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اسکے کرم رحم کے بغیر کوئی دعوٰی نہیں کر سکتا۔ کہ میں پاک ہوں۔

سنگ پارس لوگ اکسیر کیمیا اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ میرے لئے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے۔ مینے انکو چھوا۔ تو بادشاہ بن گیا۔

امیرنا نور الدّین ایدہ اللہ بنصرہ

بڑا قدیر ہے۔ پروردگار نور الدّین
بنایا قبلۂ عالم۔ دیار نور الدین

جو دیکھتا ہو کسی نے صحابہ کیسے تھے
وہ آکے دیکھ لے لیل و نہار نور الدّین

یہ انقطاع و تبتّل پھر اس زمانہ میں
ہے خاص حصّۂ با اختیار نور الدّین

ہر ایک کام میں سنت کا متبع رہنا
یہی شعار یہی ہے وثار نور الدّین

بوقت عصر جو مسجد میں درس ہوتا ہے
دکھائی دیتی ہے کیسی بہار نور الدین

سپردِ امت احمدؐ کی وید جانی ہوئی
جناب حق میں ہے یہ اعتبار نور الدّین

جو پیشگوئی میں پڑھتے تھے اسمہٗ احمدؐ
وہ رکھتے بعد ازاں انتظار نور الدّین

خدا کا شکر کہ آخر مراد بر آئی
بنے ہیں سنسل سے ہم جاں نثار نور الدّین

وصدق میں ہے ابو بکرؓ فرق میں ہے عمرؓ
دلائے یاد علیؑ ذو الفقار نور الدّین

جو توڑتی سر اعدا کو ہے دلائل سے
سنا کے چھوڑتی ہے افتخار نور الدین

غنا میں جامع قرآں کی شان ہے پیدا
خدا کے آگے ہے صرف انکسار نور الدّین

ہے چشمہ فیض کا جاری برحمت باری
بجھائے تشنگیاں آبشار نور الدین

مسیحِ وقت کی خدمت کا یہ نتیجہ ہے
کہ خاص و عام کا مرجع ہے دار نور الدین

غلام مہدیؑ دوراں فقیر باب قدیر
ہو اخلاص سے مدحت نگار نور الدین

دعا قبول ہو یہ خاکسار اکمل کی
مدام چمکے مہِ نور بارِ نور الدین

دعا کا موقعہ- آجکل تقریباً تمام قومیں دعا کی قایل نہیں ہیں۔ پس تمہارے لئے قرب پانیکا میدان خالی ہے کوئی مقابلہ نہیں۔ منزل مقصود کو بڑھتے جاؤ۔

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون کتاب
تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۴	عہ	۸ر	کون نہیں جانتا کہ آجکل ایسی تفسیر کی ضرورت ہے
پ ۲۵	عہ	۸ر	جس میں آیات کا ربط تبلایا گیا ہو۔ اور ان دلائل کو
پ ۲۶	عہ	۸ر	کھولکر لکھا گیا ہو۔ جو قرآن مجید ہر آیت میں اپنے
پ ۲۷	عہ	۸ر	دعویٰ کے ساتھ پیش کرتا ہے اور جو دوسری الہامی
پ ۲۸	عہ	۸ر	کتابوں سے منجملہ امتیازی نشانات کے ہے۔
پ ۲۹	عہ	۸ر	
تحفہ سالانہ جلسہ سنہ ۱۹۰۷ء	عہ	۸ر	یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفۃ المسیح مولوی عبدالکریم صاحب کی تقاریر کا مجموعہ جو نہایت نادر اور معارف حقائق کا گنجینہ ہے دو سو ۲۰۰ صفحہ
حقیقت نماز	عہ	۸ر	جس میں نماز کی حقیقت اور اسکے متعلق ضروری مسائل اور ارکان نماز کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے بینظیر کتاب ہے۔ اخیر میں چند سورتوں کے عجیب و غریب تفسیر ۲۰×۲۶-۲۰۷ صفحہ
النصح	۲ر	۱ر	یہ ایک رسالہ ہے جس میں نبی کریم صلعم کے ظہور کی بشارت کتب سابقہ سے دکھائی گئی ہے اور اسکے ساتھ ایک نہایت دلسوز مسدس ہے احباب منگا کر حظ روحانی اٹھائیں
رد چکڑالوی	۵ر	۲ر	چکڑالوی کا فتنہ سخت ہے مگر یہ اسکا رد بھی بہت ہی سخت ہے۔
عمدۃ الاحکام	عہ	۸ر	بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث کا مجموعہ مترجم اردو با اعراب خوشخط پسندیدہ امیر المومنین
طبیب روحانی	۲ر	۱ر	بعض روحانی امراض کا علاج قرآن اور احادیث سے خوشخط بچوں کے پڑھانے کے لیے۔

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون کتاب
نجات	۲ر	ـ ر	صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے عیسائیوں کے مقابلہ پر نجات کی فلاسفی کے بیان میں بہت عمدہ رسالہ لکھا ہے
صادقوں کی روشنی	۴ر	۳ر	حضرت مسیح موعود کی وفات پر جسقدر اعتراض ہیں انکا دندان شکن جواب
ظہور المسیح	۶ر	۳ر	مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کا ثبوت تمام مخالف کتابوں کے سامنے رکھکر لکھا ہے
نغمۂ الحمل	۲ر	۲ر	حضرت خاتم الخلفا کی یاد میں عاشقانہ ترانے
ادعیۃ الاحادیث	ار	ـ ر	احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات وحالات کے مناسب رسول کریم صلعم نے فرمائیں
البرق	۲ر	ار	ردّ شیعہ
رسالہ گوشت خوری	۲ر	ار	گوشت خوری کے جواز کے دلائل عقلی و نقلی
اسلام کی پہلی کتاب	۴ر	۳ر	سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مدلل رسالہ بطرز سوال وجواب
ضرورت زمانہ	۸ر	۶ر	اسلام پر جو اعتراضات عیسائیوں آریوں کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ ان کے مدلل جواب
معیار حق	ـ ر	ر	سچے مذہب کی شناخت جس میں لیکھرام کے مباحثہ کا ذکر ہے۔
تاریخ انگلستان	عر	۸ر	لیکلے کی ہسٹری آف انگلینڈ کا ترجمہ۔ مترجم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب
ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	ار	معاملات کے بارے میں احادیث نبوی سے ثبوت

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	مضمون
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	۰/	-/	عیسائیوں کے خیالی اور وہمی کفارے کا ابطال
نیر اسلام	۵/۰	۳/	آنحضرت صلعم کی بشارات بائبل میں
اسلام کا گر	۱/	۰/	نجات کی حقیقت عیسائیت کے رد میں
حق کا پرچار	۴/	۲/	حضرت مسیح کی آمد ثانی۔ عیسائی مذہب پر تنقید
نورِ دل	۰/	-/	
بائبل کا پرچار	۱۰/	۵/	مذہبوں کو اسلام۔ بانیٔ اسلام کی ضرورت
فائل تشحیذ سنہ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ء	عار فی فائل	عہ ۱۲/	معارف وحقایق کا خزانہ۔ دلچسپ وعلمی مضامین کا گنجینہ
تشحیذ جنوری سنہ ۱۲ء	۳/	۲/	حضرت مرزا صاحب کے امام مہدی ہونے کے دلائل
تشحیذ ماہ جولائی سنہ ۱۲ء	۳/	۲/	مرزا غلام احمد کے مسیح موعود ہونے کے دلائل (مکمل مضمون)
تشحیذ اگست سنہ ۱۲ء	۳/	۲/	صوم رمضان کے متعلق تمام مسائل بدلائل قرآن مجید واحادیث
تشحیذ ستمبر سنہ ۱۲ء	۳/	۲/	زلزلہ کانگڑہ کی پیشگوئیاں جو مسیح موعودؑ نے قبل از وقت کیں۔
تشحیذ اکتوبر سنہ ۱۲	۳/	۲/	"وہ نبی" آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں بائبل میں جامع مضمون
تشحیذ نومبر سنہ ۱۲ء	۳/	۲/	عید اضحیٰ۔ قربانی کی فلاسفی اور اسکے مسائل
تشحیذ ماہ دسمبر سنہ ۱۲ء			
احمدیہ جنتری		۱/	مقبرہ بہشتی میں جو بزرگان ملت مدفون ہیں انکے حالات جسمیں مسیح موعود کے دعوی کا کامل ثبوت بھی ہے

رسالہ تشحیذ الاذہان کی رپورٹ

تشحیذ کا اجرا خدا کے فضل و کرم سے اس رسالہ کا سب سے پہلا پرچہ یکم مارچ سنہ ۶ء کو قادیان دارالامان سے نکلا۔ تشحیذ الاذہان اسکا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھا اور جس انجمن کے انتظام میں نکلنا شروع ہوا۔ اسکے مربی حضرت مولنا نورالدین ایدہ اللہ رب العالمین اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب سلیل المسیح اسکے ایڈیٹر قرار پائے

ترقی اللہ تعالے نے ایک ہی سال میں اس رسالہ کو ایسی ترقی دی کہ سنہ ۸ء سے ماہوار نکلنا شروع ہوا۔ اور اسکے دلچسپ و عمدہ کارآمد علمی و مذہبی مضامین نے طالبان حق اور سعید روحوں کو بہت فائدہ پہنچایا پھر سنہ ۱۱ء کی آخری سہ ماہی سے اسکے انتظام میں اسکے سٹاف میں خاص تبدیلیاں کی گئیں۔ رسالہ کا حجم ۸ صفحے بڑھا دیا گیا۔ اور کوشش کی گئی کہ حتی الوسع اعلےٰ مضامین کے ساتھ اپنے وقت پر شایع ہو۔ چنانچہ باوجود اس بات کے کہ تشحیذ کو لاہور میں چھپوانا پڑتا ہے۔ پھر بھی سنہ ۱۲ء کے تمام مہینوں میں پورے وقت پر بلکہ اکثر اوقات بہت پہلے خریداروں کی خدمت میں پہنچایا جاتا رہا اور الحمد للہ کہ اسکے مضامین کو اکثر احباب نے ایسا پسند فرمایا کہ علیحدہ بطور ٹریکٹ چھپوا کر تقسیم کرنیکی خواہش ظاہر کی گئی۔

شکریہ برادر خادم حسین صاحب خادم بھیروی کا قلم جواہر رقم شیعہ عقاید کے متعلق جو خدمت اسلامیہ بجا لا رہا ہے اور پھر سید صادق حسین صاحب اٹاوہ کی منقدانہ تحریر ایڈیٹر کے لئے بمنزلہ دو بازوؤں کے کام دیتے ہیں۔ اور انکے مضامین بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ باوجود اسکے یہیں پر بس نہیں۔ بلکہ جہانتک حیطۂ قدرت میں ہے اس رسالہ کو اور بھی دلچسپ و مفید بنانیکی کوشش کیجا رہی ہے۔ اور انشاءاللہ کیجائیگی۔

عرض حال لیکن اسکے ساتھ مجھے اپنے احباب سے یہ سوال کرنیکا حق حاصل ہونا چاہیئے

کہ ہمنے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ نے اپنے تشحیذ کی اعانت و امداد کے لیئے کیا کچھ کیا۔ سال رواں میں ایک اپیل ہر ایک خریدار کے پاس بھیجی گئی۔ مگر صرف چند احباب نے توجہ فرمائی۔ اور صرف تیس چالیس خریدار نئے پیدا ہوئے۔ باقی کچھ اپنے طور پر خریدار بنے۔ اور کچھ دفتر کی تحریکات سے یہ مل ملا کر جس قدر خریدار بنے۔ اسی قدر ایسے لوگ ہیں۔ جنھوں نے یا تو از خود خریداری چھوڑ دی یا بوجہ بہت سا بقایا ہو جانے اور متواتر وی پی واپس کرتے رہنے کے ہمنے انکے نام سے پرچہ بند کر دیا۔ اسلیئے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ رسالہ کے خریدار دنکی تعداد ایک عدد خاص پر رکی ہوئی ہے اور رکی رہیگی۔ جب تک ہمارے مکرم احباب اور ممبران انجمن خاص جوش سے اس پہلو میں کام نہ کرینگے اور میں نہیں سمجھتا کہ نوجوانان سلسلہ کی غیرت وحمیت قومی اور مخلصانہ سرگرمی کیونکر گوارا کر سکتی ہے کہ ان کا رسالہ ترقی نہ کرے۔ اور ترقی کے لیئے ضروری ہے کہ اسکے خریدار دنکی تاکید کافی ہو جس سے رسالہ کم از کم اپنے اخراجات تو برداشت کر سکے۔

شکایات ستمبر ۱۱ء سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ جن خریداروں کے نام بقایا ہے وہ وصول ہو جائے اس مطلب کے لئے کئی خطوط لکھے گئے۔ وی پی کئے گئے پھر جوابی کارڈ بھی بھیجے گئے لیکن خوش معاملہ ناظرین تعجب سے سنینگے۔ کہ ابھی تک

۱۰۸۴

ایک ہزار چوراسی روپے

سے زیادہ واجب الوصول ہیں۔ اور باوجود اس بات کے ہمنے رسالہ کی بروقت اشاعت میں کوئی نقص نہیں آنے دیا۔ لیکن آخر ہمارے مہربان بھائیو نکو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئیے ہمنے حتی الوسع کوشش کی ہے۔ کہ خریداروں کی شکایتوں کو رفع کر دیں۔ لیکن اکثر شکایتیں ایسی ہوتی ہیں جو غلط فہمی پر مبنی ہوں۔ مثلاً خود تو تبدیل پتہ سے اطلاع نہ دینا یا متواتر یاد دہانیوں کی پرواہ نہ کرکے پتہ نہ صحیح کرانا اور پھر چھ ماہ کے بعد یہ شکایت کہ رسالہ نہیں پہنچتا یا سال میں باوجود پہلے اطلاع کرنے اور چٹھیاں بھیجنے کے دو تین بار وی پی واپس کرنا اور اس طرح کارخانہ کا نقصان ہونے دینا اور پھر اخیر سال پر کہدینا کہ ہم قیمت دے

چکے ہیں آپکے حساب میں گڑبڑ ہے۔ ایسے بعض شکایتوں کرنیوالونکو ہمنے وی۔ پی کے واپس شدہ پرچوں کے کور دکھا کر بتایا ہے۔ کہ ہمارا قصور نہیں۔

ایک اور طرح بھی غلط فہمی ہوتی ہے وہ زیادہ تر وی پی کے موجودہ سسٹم پر ہے۔ جس کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ منی آرڈر کے ذریعے روپیہ بھیجا جاوے۔ اس طرح خریدار کے پاس ایک رسید رہیگی۔ اور دوسرا دفتر کے کام میں بھی بہت کچھ تخفیف ہو جائیگی۔ مثلاً دیکھئے۔

جناب جمال الدین صاحب شوپیاں کشمیر کے نام ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۲ء کو پرچہ وی پی کیا گیا۔ اور ہمیں ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۲ء یعنی پورے ایکسال کے بعد اسکی رقم ڈاکخانہ سے بہت سے عرضی پرچوں کے بعد ملی۔ (۲) مرزا محمد احسن بیگ صاحب رئیس کلمٹا کے نام ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۱ء کو پرچہ وی پی کیا گیا اور ڈاکخانہ سے اسکی رقم ہمیں ۲۸ ستمبر سنہ ۱۲ء کو وصول ہوئی (۳) بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر کے نام ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۱ء کو وی پی کیا گیا۔ اور ڈاکخانہ نے اسکی رقم ہمیں ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۲ء کو پہنچائی یعنی ایکسال کے بعد اب اگر ہم نے اسی وقفہ میں انکے نام بقایا دکھایا ہو۔ تو ہم بھی حق بجانب تھے۔ اور وہ بھی۔ پس میں اپنے معزز ناظرین و احباب کرام سے گزارش کرونگا۔

التجا ۱۔ کہ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ و عیسائیوں کے اعتراضوں کے مدلل و دندان شکن جواب پڑھیں اور اسلام کے محاسن کا مطالعہ کریں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کا صحیح علم حاصل کریں۔ تاریخی و مذہبی واقعات سے آگاہی پائیں۔ تو رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریدار بن جائیں جس کی قیمت سالانہ دو روپے ہے اور حجم ۱۸×۲۲ لکھوائی چھپوائی نہایت عمدہ

۲۔ اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہیں تو مہربانی فرما کر سنہ ۱۳ء کی پیشگی قیمت ماہ جنوری میں بذریعہ منی آڈر ادا فرماویں۔ اس طرح ہم اور آپ دونوں مفت کی تضیع اوقات و اخراجات سے بچے رہینگے۔ اور رسالہ اپنے وقت پر اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین کے ساتھ آپ کو پہنچا کریگا

۳۔ اگر آپکے نام سنہ ۱۱ء یا سنہ ۱۲ء کا کچھ بقایا ہے۔ تو از راہ عنایت اسکو ادا کرنے کی

طرف متوجہ ہوں ماہواری قسط مقرر کر دینے سے یہ قرض بہت جلد اتر سکتا ہے۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض صاحبان کے نام چار چار بلکہ چھ چھ روپے بقایا ہے۔ اور زیادہ تر ایسے اصحاب ممبران انجمن تشحیذ ہیں۔

۴۔ آپ رسالہ کی ترقی اشاعت و عمدگی مضامین کے بارے میں کوئی مشورہ دینگے تو بڑے شکریہ سے قبول کیا جائیگا۔

(۵) آپ اس رسالہ کے لئے یہ عہد کرلیں کہ پیشگی قیمت دینے والے کم از کم دو خریدار تو دیں

(۶) اگر خدا تعالےٰ نے آپکو وسعت دی ہے تو حسب استطاعت تشحیذ کا چندہ پانچ روپے یا تین روپے سالانہ دیا کریں۔ تاکہ اس نقصان کی تلافی ہو سکے جو نادہندوں کی مہربانی سے قریباً ایک ہزار ایک سو روپے ہے

(۷) بقایا کی وصولی میں مدد دیں۔ اور اپنے ذاتی رسوخ سے یہ روپیہ وصول کرا دیں۔

(۸) علاوہ مشہور کتب کے ادعیۃ الاحادیث جس میں نبی کریم صلعم کی بتائی ہوئی ہر موقعہ و حالت وقت کے مناسب دعائیں ہیں۔ اور طبیب روحانی جس میں دس روحانی امراض کا علاج قرآن مجید و احادیث شریف سے بتایا گیا ہے۔ ضرور خرید لیں

(۹) اس انجمن تشحیذ الاذہان کی ایک لائبریری ہے۔ جس میں اڑھائی ہزار کے قریب علمی و مذہبی کتابیں رکھی ہیں۔ اور تیس کے قریب روزانہ ہفتہ وار اخبارات و ماہواری رسالے ہیں جو مطالعہ عام کے لئے میز پر رکھے جاتے ہیں آپ بھی کوئی کتاب اس میں دیکر یا اعانت سے ثواب حاصل کریں کیونکہ فرصت کے وقت کو بیہودہ مشاغل میں خرچ کرنیسے یہ بہتر ہے کہ وسعت معلومات دینی و دنیوی میں کوشش کی جائے۔ قادیان میں آنیوالے مہمان اور دوسرے مقیم احباب اس سے بہت فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

(۱۰) اپنی اپنی دعاؤں میں تشحیذ کی ترقی اور اسکے مقاصد کی قبولیت کو بھی رکھ لیں۔ یہ رسالہ جسکی ایڈیٹری و اہتمام سے منسوب ہے۔ وہ آپکے امام ہمام علیہ السلام کا پیارا بیٹا ہے۔

الملتمس مینیجر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

اردو ترجمہ کتاب فتوحات مکیّہ

فتوحات مکیّہ جوکہ ایک مشہور و معروف عربی زبان کی بڑی بڑی چار ضخیم جلدات میں مشکل اور دقیق العبارت کتاب ہے۔ اسکا اردو ترجمہ خوبصورت ماہواری رسالہ کی صورت میں ہم نے چھاپنا شروع کیا ہے۔ اس میں قرآن کریم و احادیث نبویّہ کے باریک در باریک اشارات و لطیف نکات اور حقایق و معارف الٰہیہ اور علوم لدنیہ کے اسرار درج ہیں گویا کہ یہ کتاب علوم دین کا بحر ذخار ہے اس کتاب کے مصنّف حضرت شیخ محی الدین ابن عربی حاتمی طائی اندلسی رحمۃ اللہ جوکہ اولیائے کبار سے چھٹی صدی ہجری میں گزرے ہیں فتوحات مکیہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں جس کا اردو ترجمہ یہ ہے جو علوم مینے اس کتاب میں درج کئے ہیں وہ اکثر خانہ کعبہ کا طواف کرنیکے وقت یا حرم شریف میں بحالت مراقبہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر کھولے ہیں اور جلد اول کے صفحہ ۹۸ میں لکھے ہیں کہ اس کتاب کے لکھنے کے لئے مجھ پر خدا تعہ کا تاکیدی حکم نازل ہوا ہے۔ غرض اس کتاب میں عجیب در عجیب اسرار الٰہیہ اور علوم لدنیہ کے کرشمے دکھائے گئے ہیں ضخامت رسالہ ۵۶ صفحے کلاں قیمت رسالہ سالانہ ۳؍ (ساڑھے تین روپے) سالانہ مع محصولڈاک پیشگی اگر نمونہ مطلوب ہو تو رسالہ ۶؍ (چھ آنہ) میں مع محصولڈاک بذریعہ وی پی ارسال خدمت ہوگا۔ خریداری رسالہ کی

تمام درخواستیں بنام

ابو عبد الرؤف مینیجر رسالہ ڈاکخانہ جنگا بنگیال

تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب بھیجو

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مجرّب دوائیں جو ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں

آزمائش کیلئے ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی دوائیں

ایک ہی بکس میں چھ مشہور دوائیں



ڈاکٹر برمن کو دوائیوں کے لیئے اکثر اس مضمون کے خط آیا کرتے ہیں کہ آزمائش کے لیئے تھوڑی دوا بھیجدیں بعد فائدہ پانے کے زیادہ دوا منگوائینگے. صرف معمولی ہی معمولی آدمی نہیں بلکہ ڈاکٹر وید بھی یہی چاہتے ہیں اور ایسا ہونا لازمی بھی ہے اسلیئے ڈاکٹر برمن نے اپنی بنائی ہوئی دواؤں میں چھ دواؤنکا ایک بکس نمونہ کا بنایا ہے اس میں مندرجہ ذیل دوائیں پیٹنٹ شیشوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں جنکے ساتھ انکے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال ترکیب بھی رہتی ہے گھر باریوں کے لیئے بالکل ہے تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر برمن کی خاص مفید دواؤنکا فائدہ ملتا ہے اپنی خواہ دوسرونکی تھوڑی میں بہت بہتری ہو سکتی ہے۔

دواؤں کا نام

عرق کافور ہیضہ و گرمی کے دست کی ایک ہی دوا ہے۔ دمہ کی دوا فوراً دم کو دبا دیتی ہے۔ کولا ٹانک ہر ایک کے لیئے طاقت بڑھانے کی دوا مقوی باہ کی گولیاں جیسا نام ویسا فائدہ۔ جلاب کی گولیاں آسانی سے پیٹ صاف کرتی ہیں۔ عرق پودینہ سبز درد شکم و ریاحی درد کی دوا قیمت فی بکس عہ محصولڈاک ۴ر دائیں۔ رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد ہمنے کافور ہیضہ کے مریضوں پر استعمال کیا تو بجید فائدہ مند ثابت ہوئی۔ علاوہ ازیں مفصلہ ذیل اخباروں نے انکی تعریف کی ہے پیسہ اخبار لاہور آفتاب دکن اوڈ بنس گزٹ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند اسٹریٹ کلکتہ